Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیمِ   وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 60

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 25

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

20 رجب 1432 ہجری قمری۔ 23 احسان 1390 ہش۔ 23 جون 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین ۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ وہ خوب جانتا ہے کہ میں مفتری نہیں۔ کذاب نہیں۔

میں اپنے قول میں سچا ہوں اور خدا تعالیٰ جو دلوں کو دیکھتا ہے وہ میرے دل کے حالات سے واقف اور خبر دار ہے۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ وہ خوب جانتا ہے کہ میں مفتری نہیں۔ کذاب نہیں۔ اگر تم مجھے خدا تعالیٰ کی قسم پر بھی اور ان نشانات کو بھی جو اُس نے میری تائید میں ظاہر کئے، دیکھ کر مجھے کذّاب اور مفتری کہتے ہو تو پھر میں تمہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کسی ایسے مفتری کی نظیر پیش کرو کہ باوجود اس کے ہر روز افتراء اور کذب کے جو وہ اللہ تعالیٰ پر کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی تائید اور نصرت کرتا جاوے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اسے ہلاک کرے، مگر یہاں اس کے برخلاف معاملہ ہے میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں صادق ہوں۔ اس کی طرف سے آیا ہوں۔ مگر مجھے کذاب اور مفتری کہا جاتا ہے۔

اور پھر اللہ تعالیٰ ہر مقدمہ اور ہر بلا میں جو قوم میرے خلاف پیدا کرتی ہے، مجھے نصرت دیتا ہے، اور اس سے مجھے بچاتا ہے اور پھر ایسی نصرت کی کہ لاکھوں انسانوں کے دل میں میرے لئے محبت ڈال دی۔ میں اس پر اپنی سچائی کو حصر کرتا ہوں۔ اگر تم کسی ایسے مفتری کا نشان دے دو کہ وہ کذاب ہو اور اللہ تعالیٰ پر اس نے افترا کیا ہو اور پھر خدا تعالیٰ نے اس کی ایسی نصرتیں کی ہوں اور اس قدر عرصہ تک اُسے زندہ رکھا ہو اور اُس کی مرادوں کو پورا کیا ہو۔ دکھاؤ۔

یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ کے مرسل اُن نشانات اور تائیدات سے شناخت کئے جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ ان کیلئے دکھاتا اور اُن کی نصرت کرتا ہے میں اپنے قول میں سچا ہوں اور خدا تعالیٰ جو دلوں کو دیکھتا ہے وہ میرے دل کے حالات سے واقف اور خبر دار ہے۔ کیا تم اتنا بھی نہیں کہہ سکتے جو آل فرعون کے ایک آدمی نے کہا تھا۔ ان یک کاذباً فعلیہ کذبہ وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم (المومن:۲۹) کیا تم یہ یقین نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹوں کا سب سے زیادہ دشمن ہے۔ تم سب مل کر جو مجھ پر حملہ کرو خدا تعالیٰ کا غضب اس سے کہیں بڑھ کر ہوتا ہے۔ پھر اس کے غضب سے کون بچا سکتا ہے۔

اس بات کو بھی دل سے سنو کہ میرے مبعوث ہونے کی علت غائی کیا ہے؟ میرے آنے کی غرض اور مقصود صرف اسلام کی تجدید اور تائید ہے۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ کوئی نئی شریعت سکھاؤں یا نئے احکام دُوں یا کوئی نئی کتاب نازل ہوگی ہرگز نہیں۔ اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے تو میرے نزدیک وہ سخت گمراہ اور بے دین ہے۔ آنحضرت ﷺ پر شریعت اور نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اب کوئی شریعت نہیں آسکتی۔ قرآن مجید خاتم الکتب ہے۔ اس میں اب ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے برکات اور فیوضات اور قرآن شریف کی تعلیم اور ہدایت کے ثمرات کا خاتمہ نہیں ہو گیا۔ وہ ہر زمانہ میں تازہ بتازہ موجود ہیں اور انہیں فیوضات اور برکات کے ثبوت کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ اسلام کی جو حالت اس وقت ہے وہ پوشیدہ نہیں۔ بالاتفاق مان لیا گیا ہے کہ ہر قسم کی کمزوریوں اور تنزل کا نشانہ مسلمان ہو رہے ہیں۔ ہر پہلو سے وہ گر رہے ہیں۔ ان کی زبان ساتھ ہے تو دل نہیں ہے اور اسلام یتیم ہو گیا ہے۔ ایسی حالت میں خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اس کی حمایت اور سرپرستی کروں اور اپنے وعدہ کے موافق بھیجا ہے کیونکہ اس نے فرمایا تھا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ الحافظون (الحجر ۱۰) اگر اس وقت اور حمایت اور نصرت اور حفاظت نہ کی جاتی تو وہ اور کون سا وقت آئے گا اب اس چودھویں صدی میں وہی حالت ہو رہی ہے جو بدر کے موقعہ پر ہو گئی تھی جس کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اَذلۃ اس آیت میں بھی دراصل ایک پیشگوئی مرکوز تھی یعنی جب چودھویں صدی میں اسلام ضعیف اور ناتواں ہو جائے گا اس وقت اللہ تعالیٰ اس وعدہ حفاظت کے موافق اس کی نصرت کرے گا۔ پھر تم کیوں تعجب کرتے ہو کہ اس نے اسلام کی نصرت کی۔ مجھے اس بات کا افسوس نہیں کہ میرا نام دجال اور کذاب رکھا جاتا ہے اور مجھ پر تہمتیں لگائی جاتی ہیں اس لئے کہ یہ ضرور تھا کہ میرے ساتھ وہی سلوک ہوتا جو مجھ سے پہلے فرستادوں کے ساتھ ہوا تا میں بھی اس قدیم سنت سے حصہ پاتا۔

(ملفوظات جلد چہارم مطبوعہ ایڈیشن 2003ء صفحہ 550 و553-554)

ہفت روزہ بدر کا
سالانہ نمبر
”درویشانِ قادیان نمبر“

قارئین بدر کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت امسال ہفت روزہ اخبار بدر قادیان کے سالانہ نمبر کیلئے ”درویشان قادیان نمبر“ کی منظوری عطاء فرمائی ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس خصوصی نمبر کے لئے اپنے مضامین، واقعات وتبصرے نیز درویشان کی حالات زندگی مع یادگار تصاویر دفتر ہفت روزہ بدر قادیان میں ماہ اگست کے آخر تک بھجوادیں۔ جزاکم اللہ۔

اس سالانہ نمبر کے بابرکت اور مفید ہونے کیلئے دُعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (ادارہ)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

علمائے ظاہر کا دماغی دیوالیہ پن

سرورِ کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے حقیقی علماء کا بڑا اونچا درجہ بیان فرمایا ہے اور علماء کی مثال ستاروں سے دی ہے چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ اِن مثل العلماء فی الارض کمثل النجوم فی السمآءِ یهتدی بها فی ظلمات البر والبحر فاذا انطمت النجوم اوشک ان تضلی الهداة۔ (مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر ۱۲۶۲۱)

ترجمہ: بے شک زمین میں علماء کی مثال ایسے ہی ہے جیسے آسمان میں ستارے۔ جن سے خشکی اور تری کے اندھیروں میں ہدایت حاصل کی جاتی ہے۔ پس جب ستارے ماند پڑ جاتے ہیں تو ہدایت گم ہو جاتی ہے۔

قرآن مجید پر غور کرنے سے علم ہوتا ہے کہ ستاروں کے تین کام اور فوائد ہیں اوّل: وھوا لذی جعل لکم النجوم لتهتدوا بها فی ظلمات البر والبحر (الانعام:۹۸:۶)

یعنی: وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تا کہ تم اس کے ذریعہ خشکی اور تری کے اندھیروں میں ہدایت پا جاؤ۔ دوم: انا زینا السَّمآء الدنیا بزینة ن الْکَوَاکِبَ۔ (الصفت:۳۷:۷)

ترجمہ: یقیناً ہم نے نزدیک کے آسمان کو ستاروں کے ذریعہ ایک زینت بخشی۔

سوم: ولقدزینا السمآء الدنیا بمصابیح وجعلنها رجوماً لِشّیٰطِیْن (الملک:۶۷:۶)

ترجمہ: اور یقیناً ہم نے نزدیک کے آسمانوں کو چراغوں سے زینت بخشی اور انہیں شیطانوں کو دھتکارنے کا ذریعہ بنایا۔

قارئین! ان تینوں آیات پر مجموعی غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی علماء کا کام ہوتا ہے کہ وہ اُمت کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیں اور عوام کو راہِ راست کی ہدایت دیں۔ وہ اُمت کیلئے خوبصورتی کا اضافہ کرنے والے ہوں۔ وہ شیطانی فتنوں کے دفاع کی طاقت رکھتے ہوں خواہ یہ فتنے نئی نسلوں میں پنپ رہے ہوں یا بیرونی طور سے دین میں داخل ہو رہے ہوں۔

مخبر صادق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ارشاد مبارک اور قرآن مجید کی روشنی میں اُمت کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت میں حقیقی علماء قائم فرمائے جو دین کا صحیح ادراک اور علم و معرفت کے دقائق سے لبریز تھے۔ ایک طرف تو حقیقی علماء کی یہ مثالی تصویر ہے۔ دوسری طرف مخبر صادق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی علماء ظاہر کے متعلق پیشگوئی ہے کہ وہ زمین کی بدترین مخلوق ہوں گے۔ چنانچہ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں اُمت پر آنے والے تنزل اور ادبار کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ:۔

”لا یبقی من الاسلام الا اسمه ولا یبقیٰ من القرآن الا رسمه مساجدهم عامرة وهی خراب من الهدی علمآء هم شر من تحت ادیم السمآء۔

(مشکوٰۃ کتاب العلم فصل الثالث)

یعنی: اسلام صرف نام کا رہ جائے گا اور قرآن مجید کے صرف الفاظ رہ جائیں گے ان کی مسجدیں بظاہر آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی اُن کے علماء آسمان کی چھت کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔

قارئین! علماء کی حالت کے یہ دونوں پہلو سامنے رکھنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ آخری زمانہ کے علماء کے کردار میں بگاڑ پیدا ہو جائے گا۔ وہ نام کے تو عالم زاہد، فقیہہ مفتی کہلائیں گے مگر تقویٰ طہارت اور باطنی روحانیت سے کورے ہوں گے۔ ایسے علماء ستاروں کا کام نہ دیں گے بلکہ فتنے اُن کے اندر سے نکلیں گے اور اُنہی کی طرف لوٹیں گے۔ سوال یہ ہے کہ آخر ایسا کیوں ہوگا؟ وہ کون سا امر ہے جس کے سبب علماء حقیقی، علماء کی بجائے نام نہاد علماء بن جائیں گے؟ اس کا ایک ہی جواب ہے کہ اُس زمانہ میں دین کی اصلاح کا کام علماء کے ذریعہ نہ ہوگا بلکہ اسلام کے احیاء کیلئے مسیح و مہدی کا ظہور ہوگا اور مسیح و مہدی کا لفظ بھی اس طرف اشارہ کر رہا ہے کہ وہ آنے والا موعود اکیلا ہدایت یافتہ ہوگا۔ اُس کی مخالفت جو بھی کریں گے وہ ہدایت یافتہ نہ ہوں گے بلکہ آسمان کی چھت کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔

مخبر صادق سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق ظہور مہدی کی پیشگوئیوں کے عین مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانیٔ جماعت احمدیہ (1908-1835ء) کا ظہور ہوا۔ آپؑ نے اعلان کیا کہ میں ہی وہ مسیح و مہدی ہوں جس کے ظہور کی خبر آنحضور ﷺ نے دی تھی۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

”خدا تعالیٰ نے زمانہ کی موجودہ حالت کو دیکھ کر اور زمین کو طرح طرح کے فسق اور معصیت اور گمراہی سے بھرا ہوا پا کر مجھے تبلیغ حق اور اصلاح کیلئے مامور فرمایا اور یہ زمانہ بھی ایسا تھا کہ......اس دنیا کے لوگ تیرھویں صدی ہجری کو ختم کر کے چودھویں صدی کے سر پر پہنچ گئے تھے تب میں نے اُس حکم کی پابندی سے عام لوگوں میں بذریعہ تحریری اشتہار اور تقریروں کے یہ ندا کرنی شروع کی کہ اس صدی کے سر پر جو خدا کی طرف سے تجدید دین کے لئے آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں۔ تا وہ ایمان جو زمین سے اُٹھ گیا ہے اُس کو دوبارہ قائم کروں اور خدا سے قوت پا کر اُسی کے ہاتھ کی کشش سے دنیا کو اصلاح اور تقویٰ اور راستبازی کی طرف کھینچوں ......جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم ﷺ نے دی تھی۔ وہ میں ہی ہوں۔ (تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۳)

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے دعویٰ مسیح و مہدی کے بعد ہی علماء ظاہر نے مخالفت کا طوفان اُٹھا دیا اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ تاریخ احمدیت اس بات پر شاہد ہے کہ جماعت کی مخالفت میں بڑے بڑے نام نہاد علماء، مفتیان، حاملین شرع متین اُٹھے مگر آخر رسوائی کے گمنام گڑھوں میں ان کا انجام ہوا اور اپنی حسرتوں کو اپنے دلوں میں لئے دنیا سے ناکام گزرے۔ آج بھی کئی نام نہاد علماء مفتیان جماعت احمدیہ کی مخالفت کر کے سستی شہرت کے خواہش مند ہیں۔ تازہ نام مفتی محمد اسحاق ناز کی قاسمی بانڈی پورہ کشمیر کا ہے۔ مفتی اسحاق قاسمی ایک طرف اس بات کے دعویدار ہیں کہ وہ قرآن کے کامل مطیع ہیں اور سچے مسلمان ہیں۔ دوسری طرف قرآن مجید کی واضح تعلیمات کو پس پشت ڈال رہے ہیں۔ مفتی قاسمی اپنے قلم کی جولانی رسالہ الحیات کشمیر میں دکھا رہے ہیں، ہر شمارہ میں احمدیت پر نازیبا الفاظ میں تبصرے اور بانی جماعت احمدیہ کی سیرت و سوانح پر گھناونے اعتراضات لگانا ان کا شیوہ ہے۔ اس سے اُن کا مقصد سوائے سستی شہرت کے اور کچھ نہیں۔ اپنے دماغی دیوالیے پن وہ طرح طرح کی تمثیلات میں پیش کر رہے ہیں وہ لکھتے ہیں:۔

”تین قصائی ہیں (۱) سکھ (جس کے پاس کوئی مسلمان گوشت خریدنے نہیں جا سکتا) (۲) بشیر احمد (نام کا مسلمان، خنزیر کو ذبح کر کے لٹکایا ہے اور لوگوں سے کہتا ہے کہ یہ بھیڑ کا گوشت ہے اس دھوکہ دہی میں بھیڑ سمجھ کر بہت سارے لوگ خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں۔ اور (۳) رشید احمد خالص مسلمان (نمبر ا مجرم نہیں ہے) نمبر ۳ بھی مجرم نہیں ہے لیکن نمبر ۲ قانوناً و شرعاً بدترین مجرم ہے۔ واجب التعزیر والحبس ہے۔ یہی مثال ہے قادیانی مذہب کے ماننے والوں کی“۔ (رسالہ الحیات کشمیر اپریل ۲۰۱۱ صفحہ ۷)

قارئین! ہم مفتی محمد اسحاق سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ آپ نے جو تمثیل پیش کی ہے اس میں نمبر ۳ کو خالص مسلمان قرار دیا ہے۔ خالص مسلمان کا آپ کے نزدیک کیا پیمانہ ہے؟ مسلمان کی تعریف آپ کے نزدیک کیا ہے؟ مسلمان کی تعریف آپ کی قبول کی جائے گی یا سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی؟ اگر لازماً مسلمان کی تعریف سرور کائنات فخر موجودات خاتم النبیین کی قبول کی جائے گی تو آپؐ تو فرماتے ہیں کہ:۔

”من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالک المسلم له ذمة الله۔ (بخاری) یعنی جس نے ہماری طرح نماز ادا کی اور ہمارے قبلہ کو قبلہ بنایا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ شخص مسلمان ہے اور اللہ کی نگہداشت اور حفاظت میں ہے۔

آنحضرت ﷺ کی بیان فرمودہ تعریف مسلم کے مطابق الحمد اللہ ہر احمدی نمازوں کی ادائیگی کرتا ہے۔ ہمارا قبلہ آنحضرت ﷺ کا پیش کردہ قبلہ ہی ہے اور ہم مسلمانوں کا ذبیحہ کھاتے ہیں۔ فرمائیے۔ مفتی محمد اسحاق صاحب آپ اپنی خود ساختہ تمثیل کے بارے میں کیا فرمائیں گے۔ آپ نے اپنی تمثیل میں جسے نمبر دو ٹھہرایا ہے وہ آپ کے اپنے دماغی دیوالہ پن کی ایک شکل ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ بالا حدیث نہیں پڑھی۔ اگر پڑھی ہوتی تو پھر ایک مسلمان کو کافر ٹھہرانے سے پہلے ضرور سوچتے۔

احمدیہ مسلم جماعت ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کرتی ہے کہ ”ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا اله الا الله محمد رسول الله۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیاوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین و خاتم المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے“

(ازالہ اوہام صفحہ اوّل روحانی خزائن جلد نمبر ۳۔ صفحہ ۱۶۹۔ ۱۷۰)

اس اعلان کے ہوتے ہوئے بھی مفتی محمد اسحاق ناز کی بانڈی پورہ عجیب تمثیل پیش کر رہے ہیں کہ بشیر احمد نام کا مسلمان خنزیر کو ذبح کر کے لٹکاتا ہے اور لوگوں سے کہتا ہے کہ بھیڑ کا گوشت ہے۔ مفتی صاحب یہ تمثیل آپ کی اپنی عقل کے دیوالیہ پن کا ثبوت نہیں تو اور کیا ہے؟

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میری اُمت پر ایک زمانہ اضطراب اور انتشار کا آئے گا لوگ اپنے علماء کے پاس رہنمائی کی اُمید سے جائیں گے تو وہ انہیں بندروں اور سؤروں کی طرح پائیں گے یعنی ان علماء کا اپنا کردار انتہائی خراب اور قابل شرم ہوگا۔“ (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۰)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’مَیں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔‘‘

ایک احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ بیعت میں داخل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اُسے ان الفاظ کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائے ہیں، ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔ ان پر غور کرنا چاہئے۔ ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے

فرائض اور ڈیوٹیوں کے دوران اپنے خدا کو کبھی نہ بھولیں۔ نمازیں وقت پر ادا ہوں اور ڈیوٹی کے دوران ذکر الٰہی اور دعاؤں سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں۔

روحانی نظام میں اخلاص و وفا اور اللہ تعالیٰ کی رضا اطاعت کی بنیاد ہے۔

خلافت احمدیہ کی طرف سے کبھی خلاف احکام الٰہی کوئی بات نہیں کی جاتی۔ اگر ہر احمدی اس یقین پر قائم ہے کہ خلافت کا سلسلہ خلافت علیٰ منہاج نبوت ہے تو اس یقین پر بھی قائم ہونا ہوگا کہ کوئی غیر شرعی حکم خلافت سے ہمیں نہیں مل سکتا۔ اسی طرح سے نظام جماعت بھی ہے جب وہ خلافت کے نظام کے تحت کام کر رہا ہے تو کوئی غیر شرعی حکم نہیں دے گا۔

جب خلافت کے استحکام کے لئے ایک احمدی دعا کرتا ہے تو ساتھ ہی اپنے لئے بھی یہ دعا کرے کہ مَیں اطاعت کا اعلیٰ ترین معیار قائم کرنے والا بنوں۔

بعض دفعہ بعض لوگ اپنے ذاتی مفادات کی وجہ سے نظام جماعت پر بداعتمادی کا اظہار بھی کرجاتے ھیں اوراس انعام سے محروم ھو جاتے ھیں جو اللہ تعالیٰ نے اب چودہ سو سال بعد عطا فرمایا۔

مَیں عہدیداران جماعت سے بھی یہ کہوں گا کہ وہ خلافت کے حقیقی نمائندے تبھی کہلا سکتے ہیں جب انصاف کے تقاضوں کو خدا کا خوف رکھتے ہوئے پورا کرنے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22/اپریل 2011ء بمطابق 22/شہادت 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ -اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’مَیں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔‘‘ (کتاب البریہ ۔روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 293۔حاشیہ)

ایک احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ بیعت میں داخل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اُسے ان الفاظ کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائے ہیں، ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔ ان پر غور کرنا چاہئے۔ ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور جب ایک احمدی یہ کر رہا ہوگا تو تبھی وہ اُسے بیعت کا حق ادا کرنے والا بناتا ہے۔ ورنہ تو صرف ایک دعویٰ ہے کہ ہم احمدی ہیں۔ وہ سچائی اور ایمان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لانا چاہتے ہیں یا جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے، جس سے دلوں میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے، یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے، جیسا کہ آپ کے اس فقرے سے ظاہر ہے کہ ’’سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے‘‘ یعنی یہ سچائی اور ایمان اور تقویٰ کا زمانہ کسی وقت میں تھا جو اَب مفقود ہو گیا ہے اور اس کو پھر لانا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کام ہے۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ سچائی اور ایمان اور تقویٰ کے قیام کا یہ زمانہ اپنی اعلیٰ ترین شان کے ساتھ اُس وقت آیا تھا جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھیج کر شریعت کو کامل کرتے ہوئے ’’اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ:4)‘‘ کا اعلان فرمایا تھا کہ آج مَیں نے تمہارے فائدے کے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنے احسان کو پورا کر دیا اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔ یہ اعلان جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا تو وہ وقت تھا جب یہ سب کچھ قائم ہوا۔ پس اس بات میں تو کسی احمدی کو ہلکا سا بھی شائبہ نہیں، نہ کبھی خیال ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی نئی چیز لے کر آئے ہیں اور نہ کوئی احمدی کبھی ایسا سوچ سکتا ہے۔ آپ نے تو اُس سچائی، اُس ایمان اور اُس تقویٰ کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے قرآنِ کریم کی پیشگوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنا تھا اور آئے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائی تھی اور جس سے مسلمان اپنی شامتِ اعمال کی وجہ سے محروم کر دیئے گئے تھے۔

پس ہم احمدی جب یہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے تو ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا ہم نے وہ ایمان اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے جس کی تعلیم قرآنِ کریم نے دی تھی اور جو صحابہ نے اپنے اندر پیدا کیا ہے؟ کیا ہم نے اُس سچائی کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کی یا کر رہے ہیں جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مومنین کی ایک کثیر تعداد نے اپنے اندر انقلاب لاتے ہوئے پیدا کیا؟ کیا ہم نے اپنے دلوں میں وہ تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کی جس کا ذکر ہم صحابہ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کی سیرت میں سنتے اور پڑھتے ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اپنی زندگی میں اپنے صحابہ کی زندگی میں یہ انقلاب پیدا فرمایا تھا جس کا ذکر مَیں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعات جب بیان کرتا ہوں تو اُس حوالے سے کرتا رہتا ہوں۔

یہ فقرہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے کہ ’’میں بھیجا گیا ہوں تا سچائی اور

ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو‘‘ اس کے آگے پھر چند سطریں چھوڑ کر آپ فرماتے ہیں کہ ’’سو یہی افعال میرے وجود کی علّتِ غائی ہیں۔ (کتاب البریہ۔ روحانی خزائن۔ جلد 13۔ صفحہ 293۔ حاشیہ)

یعنی آپ کے وجود کی، آپ کی ذات کی اصل اور بنیادی وجہ ہیں۔ پس جب آپ اپنے ماننے والوں کو ایک جگہ مخاطب کر کے یہ فرماتے ہیں کہ ’’میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو‘‘۔ (فتح اسلام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 34) تو یہ کام جن کا آپ نے ذکر فرمایا ہے، یہ کام کرنے والے ہی آپ کے وجود کی سرسبز شاخ بن سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے اپنے وجود کا یہی بنیادی مقصد قرار دیا ہے۔ یہ تو نہیں ہوسکتا کہ ایک شیریں اور میٹھے پھلدار درخت کی کچھ شاخیں زہریلے پھل دینے لگ جائیں یا سوکھی شاخیں اُس درخت کا حصہ رہیں۔ سوکھی شاخوں کو تو کبھی اُس کا مالک جو ہے رہنے نہیں دیتا بلکہ کاٹ کر علیحدہ کر دیتا ہے۔ پس بہت خوف کا مقام ہے۔ ہمیں ہر وقت ذہن میں یہ رکھنا چاہئے کہ بیعت کے بعد ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں۔ جو تو نئے بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو رہے ہیں، اُن کے واقعات اور حالات جب مَیں سنتا ہوں یا خطوں میں پڑھتا ہوں تو اپنے ایمان میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن بعض وہ جن کے باپ دادا احمدی تھے ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں، جب بعض دفعہ ان کے بعض حالات کا پتہ چلتا ہے کہ بعض کمزوریاں پیدا ہو رہی ہیں تو دُکھ اور تکلیف ہوتی ہے کہ اُن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خواہش کے مطابق اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی طرف اُس طرح توجہ نہیں ہے جس طرح ہونی چاہئے۔ پیدائشی احمدی ہونا بعض دفعہ بعض لوگوں میں سستیاں پیدا کر دیتا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے دلوں کو ٹٹولتے ہوئے اپنا جائزہ لینا چاہئے۔ اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہنا چاہئے کہ کیا ہم کہیں ایسی سستیوں کی طرف تو نہیں دھکیلے جا رہے جو کبھی خدانہ کرے، خدانہ کرے واپسی کے راستے ہی بند کر دیں، یا ہم صرف نام کے احمدی کہلانے والے تو نہیں ہو رہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے ارشادات میں، اپنی تحریرات میں متعدد جگہ اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ احمدیت کی حقیقی روح تبھی قائم ہو سکتی ہے جب ہم اپنے جائزے لیتے رہیں اور ہمارے قول و فعل میں کوئی تضاد نہ ہو۔ آپ ہم میں اور دوسروں میں ایک واضح فرق دیکھنا چاہتے ہیں۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’مَیں بار بار اور کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ ظاہر نام میں تو ہماری جماعت اور دوسرے مسلمان دونوں مشترک ہیں۔ تم بھی مسلمان ہو۔ وہ بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ تم کلمہ گو ہو۔ وہ بھی کلمہ گو ہیں۔ تم بھی اتباعِ قرآن کا دعویٰ کرتے ہو۔ وہ بھی اتباعِ قرآن ہی کے مدعی ہیں۔ غرض دعوؤں میں تو تم اور وہ دونوں برابر ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ صرف دعووں سے خوش نہیں ہوتا جب تک کوئی حقیقت ساتھ نہ ہو اور دعویٰ کے ثبوت میں کچھ عملی ثبوت اور تبدیلی حالت کی دلیل نہ ہو‘‘۔ (فرمایا کہ دعویٰ کے ثبوت میں کچھ عملی تبدیلی ہو اور اس کی پھر دلیل ہو۔ یہ نظر بھی آ رہا ہو کہ دعویٰ میں جو عملی تبدیلی ہے اس کا واضح طور پر اظہار بھی ہو رہا ہے جو اُس کی دلیل بن جائے) پھر فرمایا کہ ’’اس واسطے اکثر اوقات مجھے اس غم سے سخت صدمہ پہنچتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر 5۔ صفحہ نمبر 604۔ جدید ایڈیشن۔)

فرمایا ’’ اللہ تعالیٰ صرف دعووں سے خوش نہیں ہوتا جب تک کوئی حقیقت ساتھ نہ ہو۔ اور دعویٰ کے ثبوت میں کچھ عملی ثبوت اور تبدیلیٔ حالت کی دلیل نہ ہو۔ اس واسطے اکثر اوقات مجھے اس غم سے سخت صدمہ پہنچتا ہے‘‘۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہم سے عملی ثبوت چاہتے ہیں۔ اس لئے اگر ہم خود اپنی حالتوں کے یہ جائزے لیں تو زیادہ بہتر طور پر اپنا محاسبہ کر سکتے ہیں۔ دوسرے کے کہنے سے بعض دفعہ انسان چِڑ جاتا ہے یا بعض دفعہ سمجھانے سے انانیت کا سوال پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے اور اپنے جائزے لینے کے لئے یہ مدّنظر رکھنے کی ضرورت ہے، ہر وقت یہ ذہن میں ہو کہ اللہ تعالیٰ ہر لمحہ مجھے دیکھ رہا ہے اور میں نے ایک عہدِ بیعت باندھا ہوا ہے جس کو پورا کرنا میرا فرض ہے تو پھر انسان اپنا محاسبہ بہتر طور پر کر سکتا ہے۔ ایک احمدی چاہے وہ جتنا بھی کمزور ہو، پھر بھی اس کے اندر نیکی کی رمق ہوتی ہے اور جب بھی احساس پیدا ہو جائے تو نیکی کے شگوفے پھوٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس ہر ایک کو اعمال کے پانی سے اس نیکی کو زندہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس کو تروتازہ کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے درد کو محسوس کرنے کی ضرورت ہے۔ جن کو احساس ہو جائے اُن کی حالت دیکھتے ہی دیکھتے سوکھی ٹہنی سے سرسبز شاخ میں بدلنا شروع ہو جاتی ہے۔ کئی مجھے خط لکھتے ہیں، خطوں میں درد ہوتا ہے کہ ہمارے اندر وہ پاک تبدیلی آ جائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ پس جو بھی اپنے احساس کو ابھارنے کی کوشش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ جو ماں سے بھی بڑھ کر اپنے بندے کو پیار کرنے والا ہے، اپنی طرف آنے والے کو دوڑ کر گلے سے لگاتا ہے تو پھر ایسے لوگوں کی کایا ہی پلٹ جاتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایک سنہری موقع ہمیں اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کا عطا فرمایا ہے، اس سے ہم اگر صحیح طور پر فائدہ نہیں اٹھائیں گے تو یہ ہماری بدنصیبی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے صدمے اور درد کا جو اظہار فرمایا ہے وہ اُس وقت فرما رہے ہیں جبکہ آپ سے براہِ راست فیض پانے والے آپ کے صحابہ موجود تھے، جن کے معیار کے نمونے جب ہم سنتے اور پڑھتے ہیں تو رشک آتا ہے کہ کیا کیا انقلاب اُن لوگوں نے اپنے اندر پیدا کیا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا درد دیکھیں۔ آپ کا معیارِ تقویٰ دیکھیں جو آپ اپنے ماننے والوں سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ اُس وقت بھی آپ بعض کی حالت دیکھ کر فرما رہے ہیں کہ مجھے اس غم سے سخت صدمہ پہنچتا ہے تو ہماری کمزوری کی حالت کس قدر صدمہ پہنچانے والی ہے۔ گو آپ آج ہم میں اس طرح موجود نہیں ہیں لیکن ہماری حالتوں کو تو اللہ تعالیٰ آپ پر ظاہر فرما سکتا ہے کہ کس کس صحابی یا بزرگ یا آپ کے قریبیوں کی اولاد کی کیا کیا حالت ہے؟ وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں گندے ماحول سے بچ کر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی دنیا چھوڑ کر مسیح کے دامن سے جُڑ کر اس عہد کے ساتھ اپنی زندگی گزارتے رہے کہ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے، اُن میں سے بعض کے بچوں کی دینی حالت کمزور ہو گئی ہے اور بعضوں کو اُس کی فکر بھی نہیں ہے۔ پس ہمیں اپنی حالت سنوارنے کے لئے اپنے بزرگوں کے حالات کی اس نیت سے جُگالی کرتے رہنا چاہئے کہ ہمارے سامنے ایک مقصد ہو جسے ہم نے حاصل کرنا ہے۔ اُن کی زندگی کے پہلوؤں پر غور کرنا چاہئے۔ اُن کی بیعت کی وجوہات معلوم کرنی چاہئیں، تبھی ہم کسی مقصد کی طرف جانے والے ہوں گے اور اُن کی خواہشات کو پورا کرنے والے ہوں گے۔

ابھی چند دن ہوئے ہمارے ایک پُرانے بزرگ عبدالمغنی خان صاحب کے بیٹے مجھے اُن کے بارے میں بتا رہے تھے کہ انہوں نے علیگڑھ یونیورسٹی سے کیمسٹری کے ساتھ بی۔ ایس۔ سی کی۔ اور اُس زمانے میں عام طور پر مسلمان لڑکے سائنس کم پڑھتے تھے۔ تو وائس چانسلر نے کہا کہ تم نے یہ مضمون بھی اچھا لیا ہے اور اعلیٰ کامیابی بھی حاصل کی ہے۔ ہم تمہیں یونیورسٹی میں جاب دیتے ہیں۔ آگے پڑھائی بھی جاری رکھنا۔ اُن کے والد صاحب نے کسی انگریز دوست سے سفارش کی ہوئی تھی (اُس زمانے میں ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت تھی) تو اُس نے بھی انہیں کسی اچھے جاب کی آفر کی۔ پھر اُن کو یہ مشورہ بھی ملا کہ ہوشیار ہیں، انڈین سول سروس کا امتحان دے کر اُس میں شامل ہو جائیں۔ خان صاحب اُن دنوں قادیان آئے ہوئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا زمانہ تھا۔ اُن کو آپ نے تمام باتیں پیش کیں اور ساتھ ہی عرض کی کہ حضور! مَیں تو دنیاداری میں پڑنا نہیں چاہتا۔ مَیں تو قادیان میں رہ کر اگر قادیان کی گلیوں میں مجھے جھاڑو پھیرنے کا کام بھی مل جائے تو اُسے ان اعلیٰ نوکریوں کے مقابل پر ترجیح دوں گا۔ تو ایسے ایسے بزرگ بھی تھے جنہوں نے آگے صحابہ سے فیض پایا۔ پھر آپ کو اس کے بعد سکول میں سائنس ٹیچر لگایا گیا۔ پھر آپ ناظر بیت المال مقرر ہوئے۔ غالبًا پہلے ناظر بیت المال تھے۔ بہرحال پُرانے بزرگ اور خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابہ نیکیوں میں سبقت لے جانے والے تھے لیکن چند ایک کی کمزور حالت بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ ہمیں دلی صدمہ پہنچتا ہے۔

پس ہمیں اپنی حالتوں کی طرف دیکھنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اگر ہم دیکھیں کہ ہم کس کی اولادیں ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد اپنے اندر کیا پاک تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ اس بات پر اگر ہم غور کریں اور یہ عہد کریں کہ ہم نے اپنے بزرگوں کے نام کو بٹّہ نہیں لگنے دینا تو یہ خود اصلاحی کا جو طریق ہے یہ زیادہ احسن رنگ میں ہمارے تقویٰ کے معیار بلند کرے گا۔ ہمیں نیکیوں کے بجالانے کی طرف راغب کرے گا۔ اور زندہ قوموں کی یہی نشانی ہوتی ہے کہ اُن کے پُرانے بھی اپنی قدروں کو مرنے نہیں دیتے اور خوب سے خوب تر کی تلاش کرتے ہیں، اپنے معیار بلند کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور نئے آنے والے بھی ایک نئی روح کے ساتھ جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ اور جب وہ پُرانوں کے اعلیٰ معیار دیکھتے ہیں تو مزید مسابقت کی روح پیدا ہوتی ہے اور یوں نیکیوں کے معیار قومی سطح پر بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ پس جب ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مان کر اپنی حالتوں کو بھی بدلنا ہے اور دنیا میں بھی ایک انقلاب پیدا کرنا ہے تو اس کے لئے مستقل جائزے لینے ہوں گے۔ صرف اپنے جائزے نہیں لینے ہوں گے۔ اپنے بیوی بچوں کے بھی جائزے لینے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے لکھا ہے کہ بیوی اپنے خاوند کی حالت اور اس کے قول و فعل کی سب سے زیادہ رازدار ہوتی ہے۔ اگر مرد صحیح ہوگا تو عورت بھی صحیح ہوگی، ورنہ اُسے آئینہ دکھائے گی کہ میری کیا اصلاح کرنے کی کوشش کر رہے ہو پہلے اپنی حالت کو تو بدلو۔ پس عورتوں کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ مَردوں کی اپنی حالتوں میں بھی پاک تبدیلیاں پیدا ہوں۔ ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ عورتوں کی اصلاح ہو جائے تو اگلی نسلوں کی اصلاح کی بھی ضمانت مل جاتی ہے۔ پس اگلی نسلوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے، اُنہیں دین پر قائم رکھنے کے لئے مَردوں کو اپنی حالت کی طرف سب سے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ پھر یہ عورت اور مرد کے جو نمونے ہیں، ماں باپ کے جو نمونے ہیں، خاوند بیوی کے جو نمونے ہیں یہ بچوں کو بھی اس طرف متوجہ رکھیں گے کہ ہمارا اصل مقصد دنیا میں ڈوبنا نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔

یہاں ایک بات کی وضاحت بھی کر دوں کہ کسی کو یہ خیال نہ آئے کہ نعوذ باللہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام میں بہت کمزوریاں تھیں اس وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو یہ کہنا پڑا یا اُن کی کچھ تعداد بھی تھی۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے چند ایک ہی شاید ایسے ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے معیار پر پورا نہ اُترتے ہوں لیکن آپ چند ایک میں بھی کمزوری نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔ اُسی مجلس میں جہاں آپ نے بعض لوگوں کو دیکھ کے اپنے صدمے کا ذکر فرمایا ہے آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ’’ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے اخلاص اور محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے۔ بعض اوقات جماعت کا اخلاص، محبت اور جوشِ

ایمان دیکھ کرخود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلدنمبر5صفحہ نمبر605۔جدید ایڈیشن)

پس یہ جوشِ ایمان دکھانے والے بھی بہت تھے بلکہ اکثریت میں تھے، بلکہ ہمیں تو یہ کہنا چاہئے کہ ہمارے مقابلے میں تو سارے کے سارے تھے۔لیکن نبی اپنی جماعت کے اعلیٰ معیار دیکھنا چاہتا ہے اور ہم جس دور سے گزر رہے ہیں، یہ جو ہمارا دور ہے یہ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام کا ہی دور ہے۔ابھی بہت سی پیشگوئیاں اللہ تعالیٰ کی پوری ہونی ہیں۔آپ سے جو اللہ تعالیٰ نے وعدے فرمائے تھے بہت سے ابھی پورے ہونے والے ہیں۔پس اگر ہم چاہتے ہیں کہ ان وعدوں کو جلد از جلد اپنی زندگیوں میں پورا ہوتا دیکھیں تو ہمیں اپنے صدق و ایمان اور تقویٰ کے معیار پر نظر رکھنی ہوگی۔جب ہم اللہ تعالیٰ سے یہ خواہش رکھتے ہیں کہ وہ ہمیں جماعتی ترقی دکھائے تو ہمیں اُس کی رضا کے حصول کے لئے بھی کوشش کرنی ہوگی۔

یہ بھی بتادوں کہ اس زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے بہت سے لوگ ہیں اور وہ اگلی نسلوں میں بھی یہ روح پھونک رہے ہیں۔مَیں نے ایک دفعہ پاکستان کے احمدیوں کے لئے اس فکر کا اظہار کیا تھا کہ لاہور کے واقعہ کے بعد خدّام یا شاید صفِ دوم کے انصار بھی جو جماعتی عمارتوں اور مساجد میں ڈیوٹی دیتے ہیں، اُن میں سے بعض کے متعلق یہ اطلاع ہے کہ ایک لمبا عرصہ ڈیوٹی دینے کی وجہ سے اُن کی طرف سے تھکاوٹ کا احساس ہوتا ہے یا عدمِ دلچسپی کا اظہار ہوتا ہے، اس لئے اس طرف توجہ کی ضرورت ہے یا نظام کو کچھ اور طریقے سے اس بارہ میں سوچنے کی ضرورت ہے۔تو یہ بات جب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان نے اپنے خدام تک پہنچائی تو مجھے خدام کی طرف سے، پاکستان کے خدام کی طرف سے اخلاص و وفا سے بھرے ہوئے کئی خطوط آئے کہ ہم اپنے عہد کی نئے سرے سے تجدید کرتے ہیں۔نہ ہم پہلے تھکے تھے اور نہ انشاء اللہ آئندہ کبھی ایسی سوچ پیدا کریں گے کہ جماعتی ڈیوٹیاں ہمارے لئے کوئی بوجھ بن جائیں۔آپ بے فکر رہیں۔اسی طرح عورتوں کے خطوط آئے کہ ہمارے بھائی یا خاوند یا بیٹے اپنے کاموں سے آتے ہیں تو فوراً جماعتی ڈیوٹیوں پر چلے جاتے ہیں اور ہم بخوشی اُنہیں رخصت کرتی ہیں اور ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکیلے رہ کر بھی کسی قسم کا خوف نہیں۔پس یہ اخلاص و وفا جیسا کہ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے جوشِ ایمان کی وجہ سے ہے۔اس بارہ میں یہ بھی یاد رکھیں کہ ان فرائض اور ڈیوٹیوں کے دوران اپنے خدا کو کبھی نہ بھولیں۔نمازیں وقت پر ادا ہوں اور ڈیوٹی کے دوران ذکرِ الٰہی اور دعاؤں سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں۔ہماری سب سے بڑی طاقت خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ہمیں جو مدد ملنی ہے وہ خدا تعالیٰ سے ملنی ہے۔ہماری تو معمولی سی کوشش ہے جو اُس کے حکم کے ماتحت ہم کر رہے ہیں۔جو کرنا ہے وہ تو اصل میں خدا تعالیٰ نے ہی کرنا ہے۔پس جب خدا تعالیٰ سے چمٹ جائیں گے تو خدا خود دشمن سے بدلہ لے گا۔اُس کے ہاتھ کو روکے گا۔پس دعاؤں میں کبھی سست نہ ہوں اور پھر ان عبادتوں اور دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کا اثر عام حالت میں بھی عملی طور پر ہر ایک کی شخصیت سے ظاہر ہو رہا ہو تو تبھی ہم حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام کے بتائے ہوئے معیار کو پا سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل:129) تقویٰ طہارت اور پاکیزگی اختیار کرنے والے خدا تعالیٰ کی حمایت میں ہوتے ہیں اور وہ ہر وقت نافرمانی کرنے سے ترساں و لرزاں رہتے ہیں‘‘۔(ڈرتے اور خوفزدہ رہتے ہیں۔) (ملفوظات جلدنمبر5 صفحہ نمبر606۔جدید ایڈیشن)

پس یہ ہر وقت صرف اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور خوف ہے جو بندے کی حفاظت بھی کرتا ہے اور اُسے دنیاوی خوفوں سے بچا کر بھی رکھتا ہے۔پس ایک احمدی کو اگر کوئی خوف ہونا چاہئے تو خدا تعالیٰ کا کہ کہیں وہ ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔

حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:’’خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے، ایسا ایمان جو اُس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بُزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے‘‘۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد20صفحہ 309)

پس یہ ہے ایمان کا معیار جسے حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ یہ معیار ہم اپنے اندر پیدا کرنے والے ہوں۔

یہاں اطاعت کا بھی ذکر آیا تھا، اس وقت مَیں اطاعت کے حوالے سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اطاعت کے کسی درجہ سے بھی محروم نہ ہو۔اطاعت کے مختلف درجے ہیں یا مختلف صورتیں ہیں جن پر ہمیں نظر رکھنی چاہئے۔اطاعت کے مختلف معیار ہیں۔نظامِ جماعت کی اطاعت ہے۔اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا بھی اطاعت ہے۔اسی طرح اور بہت ساری چیزیں انسان سوچتا ہے اور ایک نظام میں سموئے جانے کے لئے اور نظام پر پوری طرح عمل کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بننے کے لئے ایک اطاعت ہی ہے جس کی طرف نظر رہے تو اس کے قدم آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

مثلاً اطاعت کا معیار ہے۔اس کی ایک معراج جو ہے وہ ہمیں جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول میں نظر آتی ہے کہ جب حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام کی تار آئی کہ فوری آجاؤ تو آپ اپنے مطب میں (اپنے کلینک میں) بیٹھے تھے۔وہیں سے جلدی سے روانہ ہو گئے۔یہ بلاوا اُسی شہر سے نہیں آرہا تھا کہ اُسی طرح اُٹھ کے چلے گئے۔بلکہ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام دہلی میں تھے اور حضرت خلیفہ اولؓ قادیان میں۔گھر والوں کو پیغام بھیج دیا کہ مَیں جا رہا ہوں۔کوئی زادِراہ، کوئی خرچ، کوئی کپڑے، کوئی سامان وغیرہ کی پیکنگ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔سیدھے سٹیشن پر پہنچ گئے۔گاڑی کچھ لیٹ تھی تو ایک واقف شخص ملا۔امیر آدمی تھا۔اُس نے اپنے مریض کو دکھانا چاہا اور درخواست کی۔گاڑی لیٹ ہونے کی وجہ سے آپ نے مریض کو دیکھ لیا۔اور اس مریض کو دیکھنے کی آپ کو جو فیس ملی، وہی آپ کا سفر کا خرچ بن گیا۔اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کا انتظام فرما دیا اور اپنے آقا کے حضور حاضر ہو گئے۔اور جب وہاں پہنچے تو پتہ چلا کہ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام نے اس طرح نہیں فرمایا تھا کہ فوری آجائیں۔تار لکھنے والے نے تار میں لکھ دیا تھا کہ فوری پہنچیں۔لیکن کوئی شکوہ نہیں کہ اس طرح مَیں آیا، کیوں مجھے تنگ کیا بلکہ بڑی خوشی سے وہاں بیٹھے رہے۔

(ماخوذ از حیات نور صفحہ نمبر285)

تو یہ اطاعت کا اعلیٰ درجے کا معیار ہے کہ ہر سوچ اور فکر، حکم کے آگے بے حیثیت ہے۔اور پھر اللہ تعالیٰ کا بھی یہ سلوک ہے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ساتھ ساتھ انتظامات بھی فرما دیئے۔اور ایسے ہی لوگ ہیں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ اپنی پسندیدگی کا اظہار فرماتا ہے۔پس یہ ہمارے لئے بھی اسوہ ہے۔

پھر نظامِ جماعت ہے۔اس میں چھوٹے سے چھوٹے عہدیدار سے لے کر خلیفۂ وقت تک کی اطاعت ہے۔اور اصل میں تو یہ تسلسل ہے اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کا۔جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی اُس نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد3 صفحہ 49 مسند ابی ھریرۃ حدیث نمبر7330 عالم الکتب بیروت1998)

پس نظامِ جماعت کی اطاعت، اطاعت کے بنیادی درجے کے حصول کے لئے چھوٹی سے چھوٹی سطح پر بھی انتہائی ضروری ہے۔کسی بھی جماعت یا اگر دنیاوی لحاظ سے دیکھیں تو کسی دنیاوی تنظیم یا حکومت کو چلانے کے لئے بھی ایک نظام ہوتا ہے اور اُس کی ضرورت ہوتی ہے، اُس کے بغیر نظام چل نہیں سکتا۔دنیاوی حکومتوں میں بھی ہر درجے پر اُس کے نظام چلانے کے لئے کچھ قانون اور قواعد ہوتے ہیں اور اُن کی پابندی کرنا ضروری ہوتی ہے۔اور حکومتوں کے پاس چونکہ طاقت ہوتی ہے اس لئے وہ اپنے نظام کی پابندی اپنی اس طاقت اور اُن قوانین کے تحت کرواتی ہیں جو انہوں نے وضع کئے ہوتے ہیں۔لیکن ایک روحانی نظام میں اخلاص و وفا اور اللہ تعالیٰ کی رضا اطاعت کی بنیاد ہے۔اس لئے یہاں حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر درجے پر اطاعت کرنے والے میرے پسندیدہ ہیں۔پس نظامِ جماعت کے چھوٹے سے چھوٹے درجے سے لے کر اوپر تک جو نظام کی اطاعت کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ سے جو خلافت کا وعدہ فرمایا ہے اور قرآنِ کریم میں مومنین کی جماعت سے جس خلافت کے جاری رہنے کا وعدہ فرمایا ہے اُس کی واحد مثال اس وقت جماعت احمدیہ میں ہے۔لیکن اس آیت سے پہلے جو آیتِ استخلاف کہلاتی ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے، اس آیت سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ ایک جگہ یہ بھی فرماتا ہے کہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ لَئِنْ اَمَرْتَھُمْ لَیَخْرُجُنَّ ۔قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا طَاعَۃٌ مَّعْرُوْفَۃٌ ۔ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِّمَا تَعْمَلُوْنَ (النور:54) اور انہوں نے اللہ کی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر تو انہیں حکم دے تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے۔تو کہہ دے کہ قسمیں نہ کھاؤ۔دستور کے مطابق اطاعت کرو۔یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

M/S ALLIA EARTH MOVERS

AEM

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

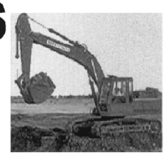

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

پس یہاں اللہ تعالیٰ نے مومنوں والی اطاعت کی طرف توجہ دلائی ہے کہ مؤمن کس طرح اطاعت کرتے ہیں۔ چونکہ جب وہ سنتے ہیں تو وہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہتے ہیں۔ اسی کا اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔ ہماری مرضی کے خلاف بھی بات ہو یا ہمارے موافق بات ہو، ہمارا فرض اطاعت کرنا ہے۔ یہ ہے اعلیٰ درجہ کا معیار جو ایک مومن کا ہونا چاہئے اور یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم مومن ہو تو بڑی بڑی قسمیں کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف اطاعت درمعروف کرو۔ جو دستور کے مطابق اطاعت ہے وہ کرو۔ کھڑے ہو کر ہم عہد تو یہ کر رہے ہوں کہ جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اُس کی پابندی کرنی ضروری سمجھیں گے لیکن جب فیصلے ہوں تو اس پر لیت و لعل سے کام لیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی مومن وہ ہے جو صرف قسمیں نہیں کھاتا بلکہ ہر حالت میں اطاعت کا اظہار کرتا ہے۔

یہاں ایک بات کی وضاحت کر دوں، پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ یہاں طاعت درمعروف ہے اور معروف فیصلے کی باتیں کی جاتی ہیں تو خلافتِ احمدیہ کی طرف سے کبھی خلافِ احکامِ الٰہی کوئی بات نہیں کی جاتی۔ اور معروف فیصلے کا مطلب یہی ہے کہ شریعت کے مطابق جو بھی باتیں ہوں گی، اُس کی پابندی کی جائے گی۔ اگر ہر احمدی اس یقین پر قائم ہے کہ خلافت کا سلسلہ خلافت علیٰ منہاج نبوت ہے تو اس یقین پر بھی قائم ہونا ہوگا کہ کوئی غیر شرعی حکم خلافت سے ہمیں نہیں مل سکتا۔ اسی طرح سے نظامِ جماعت بھی ہے۔ جب وہ خلافت کے نظام کے تحت کام کر رہا ہے تو کوئی غیر شرعی حکم نہیں دے گا۔ اور اگر کسی وجہ سے دے گا یا غلطی سے کوئی ایسا حکم آ جاتا ہے تو خلیفۂ وقت، جب وہ معاملہ اُس تک پہنچتا ہے، اُس کی درستی کر دے گا۔ پس جب خلافت کے استحکام کے لئے ایک احمدی دعا کرتا ہے تو ساتھ ہی اپنے لئے بھی یہ دعا کرے کہ مَیں اطاعت کا اعلیٰ ترین معیار قائم کرنے والا بنوں تا کہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ رہوں اور خلافت کے انعام سے جُڑا رہوں۔ جس ہدایت پر قائم ہو گیا ہوں اُس سے خدا تعالیٰ کبھی محروم نہ رکھے۔

بعض دفعہ بعض لوگ اپنے ذاتی مفادات کی وجہ سے نظامِ جماعت پر بداعتمادی کا اظہار کر جاتے ہیں اور اُس انعام سے بھی محروم ہو جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے چودہ سو سال بعد اب عطا فرمایا ہے۔ مثلاً بعض قانونی مجبوریوں کی وجہ سے اگر قضائی نظام میں جو حقیقتاً جماعت کے اندر ایک نظام ہے جس کی حقیقت ثالثی نظام کی ہے، اُس میں جب یہ تحریر مانگی جاتی ہے اور اب نئے سرے سے کوئی تحریر لکھوائی جانے لگی ہے کہ اس ثالثی اور قضائی فیصلے کو مَیں خوشی سے ماننے کو تیار ہوں اور کوئی اعتراض نہیں ہوگا اور اس نظام میں مَیں خود اپنی خوشی سے اپنے معاملے کو لے کر جا رہا ہوں۔ تو بعض لوگ یہ بدظنی کرتے ہوئے انکار کر دیتے ہیں کہ ہمارے جو فیصلے ہیں وہ ہمارے خلاف ہوں گے اس لئے ہم تحریر نہیں دیں گے۔ تو ایسے لوگوں کی شروع سے ہی نیت نیک نہیں ہوتی۔ وہ صرف لمبا لٹکانا چاہتے ہیں کہ چلو یہاں سے کچھ عرصہ کسی معاملے کو ٹالو۔ اُس کے بعد یہاں نہیں فیصلہ ہو گا تو حکومت کی عدالتوں میں لے جائیں گے۔ اور پھر جب یہ لوگ یہاں سے انکار کر کے دنیاوی عدالتوں میں جاتے ہیں اور جب وہاں مرضی کے خلاف فیصلے ہو جاتے ہیں تو پھر قضا میں آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے معاملات پھر جماعت نہیں لیتی۔ کیونکہ وہ پہلی دفعہ اطاعت سے باہر نکل گئے ہیں۔ انہوں نے نظامِ جماعت پر اعتماد نہیں کیا۔ اور نتیجہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی یہی فرماتا ہے کہ وہ اطاعت سے باہر ہیں اور پھر میرے ناپسندیدہ ہیں۔ اور جب انسان اللہ تعالیٰ کا ناپسندیدہ ہو جائے تو چاہے وہ ظاہر میں جماعت کا ممبر بھی کہلاتا ہو، حقیقتاً وہ جماعت کے اُس فیض سے فیض نہیں پا سکتا جو خدا تعالیٰ افرادِ جماعت کو جماعت کی برکت سے پہنچاتا ہے۔ پس بظاہر چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں لیکن ذاتی اَناؤں اور بدظنیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم کر دیتی ہیں۔ پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کا پسندیدہ بننے کی کوشش کرے کہ اسی میں ہماری اور ہماری نسلوں کی بقا ہے۔

اس کے ساتھ ہی میں عہدیدارانِ جماعت سے بھی یہ کہوں گا کہ وہ خلافت کے حقیقی نمائندے تبھی کہلا سکتے ہیں جب انصاف کے تقاضوں کو خدا کا خوف رکھتے ہوئے پورا کرنے والے ہوں۔ کسی بھی عہدیدار کی وجہ سے کسی کو بھی ٹھوکر لگتی ہے تو وہ عہدیدار بھی اُس کا اُسی طرح قصوروار ہے کیونکہ اُس نے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی امانت کا حق ادا نہیں کیا۔ اگر اُس کی غلطی کی وجہ سے ٹھوکر لگ رہی ہے اور جان بوجھ کر کہیں ایسی صورت پیدا ہوئی ہے تو بہر حال وہ قصوروار ہے اور امانت کا حق ادا نہ کرنے والا ہے۔ پس ہر احمدی کو چاہیے وہ کسی بھی مقام پر ہو، ہمیشہ یہ سمجھنا چاہئے کہ مَیں نے اپنے عہدِ بیعت کو قائم رکھنے کے لئے، اپنے ایمان کو قائم رکھنے کے لئے ہر حالت میں صدق اور تقویٰ کا اظہار کرتے چلے جانا ہے تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والا بن سکوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''مَیں کثرتِ جماعت سے کبھی خوش نہیں ہوتا'' (کہ صرف جماعت کی جو تعداد ہے یہ خوشی کی بات نہیں ہے) ''حقیقی جماعت کے معنے یہ نہیں ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر صرف بیعت کر لی بلکہ جماعت حقیقی طور سے جماعت کہلانے کی تب مستحق ہو سکتی ہے کہ بیعت کی حقیقت پر کاربند ہو۔ سچے طور سے اِن میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جاوے اور اُن کی زندگی گناہ اور آلائش سے بالکل صاف ہو جاوے۔ نفسانی خواہشات اور شیطان کے پنجے سے نکل کر خدا تعالیٰ کی رضا میں محو ہو جاویں۔ حق اللہ اور حق العباد کو فراخ دلی سے پورے اور کامل طور سے ادا کریں۔ دین کے واسطے اور اشاعتِ دین کے لئے اُن میں ایک تڑپ پیدا ہو جاوے۔ اپنی خواہشات اور ارادوں، آرزوؤں کو فنا کر کے خدا کے بن جاویں''۔ فرمایا کہ ''متقی وہی ہیں کہ خدا تعالیٰ سے ڈر کر ایسی باتوں کو ترک کر دیتے ہیں جو منشاء الٰہی کے خلاف ہیں۔ نفس اور خواہشاتِ نفسانی کو اور دنیا و مافیہا کو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ہیچ سمجھیں''۔

(ملفوظات جلد نمبر 5 صفحہ 454,455۔ جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

ضروری اعلان

چند سال قبل ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سیٹ جو دس جلدوں پر مشتمل تھا کو پانچ جلدوں کے سیٹ کی صورت میں طبع کیا گیا تھا۔ یہ بات سامنے آئی ہے کہ بعض ادارہ جات اور احباب کی طرف سے اس پانچ جلدوں والے سیٹ کا حوالہ دیتے ہوئے اسے 'جدید ایڈیشن' وغیرہ کا نام دیتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ ہدایت فرمائی ہے کہ اس سیٹ کی جلدوں کا حوالہ دیتے ہوئے ایڈیشن ۲۰۰۳ء یا مطبوعہ ۲۰۰۳ء (یا جو بھی سن طباعت ہو) لکھا جایا کرے۔ یہی ہدایت اُن تمام کتب کے ایڈیشنوں کے بارہ میں ہے جو ملفوظات کے علاوہ کسی دوسری کتاب کے سیٹ کی صورت میں یا علیحدہ کتاب کے ری پرنٹ کی صورت میں طبع ہو چکی ہیں یا آئندہ طبع ہوں گی۔

(منیر الدین الشمس۔ ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن)

اعلان دُعا

محترمہ صائمہ یونس صاحبہ آف رانچی، جھارکھنڈ اپنے اہل و عیال کی خیر و برکت، دین و دنیا میں نمایاں کامیابی، اولاد کی صحت و تندرستی و درازی عمر و اعلیٰ مستقبل کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اعانت بدر ۵۰۰ روپے۔ (صائمہ یونس۔ جھارکھنڈ)

اعلان نکاح

مورخہ یکم مئی ۲۰۱۱ء کو خاکسار عبدالسلام نے مکرم عنایت اللہ سلمہ ابن مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب فرخ کا نکاح ہمراہ محترمہ فرخندہ گل صاحبہ بنت مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب بٹ ساکن رشی نگر کے ساتھ بعوض 21 ہزار روپے حق مہر پڑھایا۔ تمام قارئین سے اس رشتہ کے بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ دُعا ہے کہ یہ رشتہ دونوں فریقین کیلئے باعث برکت ہو۔ (عبدالسلام لوائے۔ شوپیان)

سانحہ ارتحال

موخہ ۱۹ مئی ۲۰۱۱ء کو محترم عتیقہ بیگم زوجہ مکرم غلام نبی صاحب وانی ساکن ترکپورہ، بانڈی پورہ کشمیر داعی اجل کو لبیک کہہ گئیں۔ مرحومہ چند روزہ علالت کے دماغ کی رگ پھٹ جانے سے کوما میں چلی گئیں اور اُسی روز دورانِ شب وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھی۔ تریسٹھ سال کی عمر پائی، نہایت ہی عبادت گذار، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور احمدیت کی گرویدہ خاتون تھی۔ سال ۲۰۰۶ میں حج بیت اللہ کا فریضہ بھی ادا کیا۔ دوران حج سارے ارکان خوش اسلوبی سے ادا کئے اور دل و جان سے عبادات میں محو رہیں۔ بڑی پرخلوص، وفا شعار اور خدمت گذار خاتوں تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔ احباب جماعت ان کی مغفرت کیلئے دُعا کی درخواست ہے کریں۔

(شمس الدین وانی سیکرٹری اصلاح وارشاد سرینگر۔ کشمیر)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
الیس اللہ بکاف عبدہ
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز گولبازار ربوہ 047-6215747
کاشف جیولرز چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ فون 047-6213649

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے
فون نمبر: 0924618281,04027172202
09849128919, 08019590070
منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدر آباد۔ آندھرا پردیش

حضرت مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ السلام کا منصب اور مقام

از۔محمد انعام غوری۔قادیان

اُمتِ مسلمہ کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ اُمت محمدیہ ﷺ کی اصلاح اور غلبۂ اسلام کی مہم کیلئے ایک مسیح اور مہدی نے مبعوث ہونا ہے۔جس کی نشاندہی نصوص قرآنیہ، احادیث نبویہؐ اور اقوالِ بزرگان اُمت میں نہایت وضاحت اور صراحت سے فرمائی گئی ہے۔اگر اختلاف ہے تو اُس کے ظہور کی صورت اور شخصیت میں ہے ورنہ یہ تو مسلم ہے کہ آخری زمانہ میں اُس موعود نے بہرحال ظاہر ہونا ہے۔

بعض احادیث کو ظاہر پر حمل کر کے بالعموم یہ عقیدہ اپنالیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چودہ سو سال بعد رسولاً الی بنی اسرائیل (آل عمرا:۵۰) کے مصداق بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر مبعوث فرمائے گئے تھے۔واقعہ صلیب کے بعد آسمان پر زندہ اُٹھالئے گئے تھے اور دو ہزار سال سے بجسدہ العنصری آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں اور وہی بنفس نفیس آسمان سے نازل ہوں گے اور دوسری طرف خانہ کعبہ سے ایک شخص مہدی کے منصب پر فائز ہو کر ظاہر ہوگا اور یہ مسیح اور مہدی دونوں ملکر اُمت محمدیہ کی اصلاح اور غلبہ اسلام کی مہم کو سرانجام دیں گے۔

آگے یہ ایک لمبی بحث ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا وفات پاچکے ہیں اور یہ کہ مسیح اور مہدی دو الگ الگ وجود ہیں یا ایک ہی شخصیت کو اس کی ذمہ داریوں کے لحاظ سے دو نام دیئے گئے۔جو سوا سو سال سے زائد عرصہ سے جاری ہے اور جماعت احمدیہ کے ذریعہ عقلی اور نقلی دلائل سے اور قرآن کریم او راحادیث صحیحہ اور اجماع صحابہ اور متعدد بزرگان اُمت کے اقوال سے یہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے بے ہوشی کی حالت میں زندہ اُتار لئے گئے تھے اور پھر وہاں سے ہجرت کر کے ہندوستان کشمیر تشریف لائے اور اسرائیل کی کھوئی بھیڑوں کو تلاش کرنے کا مشن پورا کر کے 120 سال کی عمر میں طبعی وفات پاکر مدفون ہوئے اور یہ کہ عیسیٰ ابن مریم کی اُمت محمدیہ میں بعث کا وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اُمتی اور عاشق صادق کے ذریعہ جو کام کے لحاظ سے حضرت مسیح ابن مریم کی خو بولے کر آپ کا مثیل بن کر ظاہر ہونے کی صورت میں پورا ہوتا تھا جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی ذات میں پورا ہو گیا ہے۔

اور یہ بھی ثابت کر دیا کہ اس موعود آخر الزمان کے سپرد امت محمدیہ کی اصلاح اور تمام ادیان بالخصوص عیسائی مذہب پر اسلام کے غلبہ کی مہم کے پیش نظر دو الگ الگ لقب مسیح اور مہدی کے عطا فرمائے گئے جیسا کہ ابن ماجہ کی مشہور حدیث لا المہدی الا عیسیٰ بن مریم (کہ نہیں ہے مہدی مگر عیسیٰ بن مریم ہی) سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح موعود اور مہدی معہود دو الگ الگ وجود نہیں ہوں گے بلکہ ایک ہی وجود کے دو الگ الگ نام ہیں۔

اس مختصر تمہید کے بعد ہم اصل موضوع کی طرف آتے ہیں کہ اس موعود آخر الزمان کا جو اُمت محمدیہ میں آنحضرت ﷺ کے ایک اُمتی کی حیثیت سے مسیح اور مہدی کے منصب پر فائز ہو کر ظاہر ہو چکا ہے کا مقام اور مرتبہ کیا ہے۔کیا عام علماء امت کی طرح محض ایک عالم دین ہوگا یا دیگر مجددین امت کی طرح ایک مجدد ہوگا یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح منصب نبوت و رسالت پر فائز ہوگا۔

ہمارا یہ مضمون محض ظنی امور اور قصہ کہانیوں پر نہیں بلکہ ٹھوس حقائق پر مشتمل ہے جو جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں مختلف پیرایوں میں شائع شدہ موجود ہے ۔اس مضمون کیلئے مندرجہ ذیل ابواب بنائے گئے ہیں جن کے تحت نمونے کے طور پر چند دلائل اور ثبوت درج کئے جائیں گے۔

ا۔مسیح اور مہدی کا منصب اور مقام قرآن کریم کی روشنی میں۔

۲۔مسیح اور مہدی کا منصب اور مقام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں

۳۔مسیح اور مہدی کا منصب اور مقام بزرگان اُمت کی نظر میں۔

۴۔مسیح اور مہدی کے منصب اور مقام کے متعلق حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے الہامات۔

۵۔مسیح اور مہدی کے دعویٰ اور اس کی وضاحت اور اپنے منصب و مقام کے متعلق حضرت بانی جماعت احمدیہ کی تحریرات سے چند اقتباسات۔

مسیح اور مہدی کا منصب اور مقام قرآن کریم کی روشنی میں:

سب سے پہلے یہ امر ذہن نشین کر لینا ضروری ہے کہ مسیح اور مہدی کا وجود حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے بالمقابل نہیں ہے۔بلکہ آپؐ ہی کا ظل اور بروزِ کامل ہے۔جس طرح نظامِ شمسی میں سورج ذاتی روشنی رکھنے والا سیارہ ہے اور سورج کے غروب ہونے کے ساتھ جو چاند نظر آتا ہے اور ابتدائی راتوں میں ہلال اور پھر قمر اور پھر بدر بن کر چمکتا اور روشنی دیتا ہے اس کی اپنی ذاتی روشنی نہیں ہوتی بلکہ محض سورج کی روشنی کو لے کر آگے منعکس کرنے کا کام کرتا ہے۔اس لئے چاند کی اپنی ذاتی حیثیت کوئی نہیں ہے وہ محض سورج کا ایک آئینہ ہے۔اسی طرح حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو عالم روحانیت کے سورج ہیں اور قرآن کریم میں آپ ﷺ کو ’’سراجاً منیراً بھی فرمایا گیا ہے‘‘۔(احزاب:۴۷)اس مبارک ذکر میں اُس روحانی چاند کا ذکر بھی مضمر ہے جو اس روحانی سورج کے نور سے اکتساب کر کے اُس زمانے میں جب کہ دنیا نے اس روحانی سورج سے اعراض کر کے گویا اپنے اُوپر رات وارد کر لی ہے چاند کی مثل چمک کر آنحضور ﷺ کے نور سے دنیا کو منور کر رہا ہے اس لئے قرآن کریم میں الگ سے مسیح اور مہدی کا ذکر نہیں ملے گا۔

جہاں بھی ذکر ملے گا رسول اللہ ﷺ کے ذکر کے ساتھ ہی اُس موعود کا ذکر شامل ہوگا۔ضرورت ہے تقویٰ اور روحانیت کی آنکھ سے دیکھنے کی۔

☆۔چنانچہ سورہ جمعہ میں آنحضرت ﷺ کی ’’اُمیین‘‘ ہیں بعثت کے ذکر کے ساتھ ہی ’’آخرین‘‘ کے گروہ میں بھی آپ ﷺ کی بعثت کا واضح ذکر موجود ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین واخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم۔(سورہ جمعہ :۳۔۴)

ترجمہ:وہی (اللہ) ہے جس نے اُمی لوگوں میں اُنہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا وہ اُن پر اُس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اُسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

بخاری اور مسلم کی احادیث میں اس آیت کی تشریح میں نہایت واضح پیغام ملتا ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ پر سورہ جمعہ نازل ہوئی۔جب آپؐ نے آیت واٰخرین منھم کی تلاوت فرمائی تو ایک صحابی نے سوال کیا کہ اے خدا کے رسول ﷺ! یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ اس سائل نے دو یا تین مرتبہ بات پوچھی ابوھریرہؓ کہتے ہیں کہ ہمارے درمیان سلمانؓ فارسی موجود تھے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمانؓ پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا ستارہ کی بلندی تک بھی چلا گیا تو ان لوگوں یعنی قوم سلمانؓ میں سے ایک مرد کامل یا کچھ لوگ (رَجُلٌ اَوْ رِجَالٌ) اُسے واپس لے آئیں گے۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ جمعہ۔مسلم کتاب الفضائل باب فضل فارس۔اس کے علاوہ ترمذی اور نسائی میں بھی یہ حدیث موجود ہے)

اس حدیث مبارکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وضاحت فرمادی ہے کہ میری بعثت ثانیہ میرے ظاہری وجود کے ذریعہ نہیں ہوگی بلکہ کوئی اور شخص جو غیر عربی اور خاندانِ فارس سے تعلق رکھتا ہوگا میری بعثت ثانیہ کا مظہر ہوگا اور وہ ایسے زمانہ میں آئے گا جبکہ ایمان دنیا سے بالکل مفقود ہو چکا ہوگا۔

پس سورۂ جمعہ کی مذکورہ آیت نہایت صفائی کے ساتھ یہ پیغام دے رہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی دو بعثتیں ہوں گی ایک ’’اُمیین‘‘ میں خود آپؐ کی ذات والا صفات کے ذریعہ اور دوسری ’’آخرین‘‘ میں آپؐ ہی کے ایک اُمتی اور روحانی فرزندِ جلیل کے ذریعہ جو ابناء فارس میں سے ایک شخص ہوگا۔گویا کہ امام مہدی کی بعثت کو ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت قرار دیا گیا ہے۔یہ ایک عظیم نکتہ معرفت ہے جس کو متقی لوگ بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔وباللہ التوفیق۔

☆۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہٖ

(التوبہ:۳۳۔الفتح:۲۹۔الصّف:۱۰)

ترجمہ:وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اُسے دین (کے ہر شعبہ) پر کلیۃً غالب کر دے۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت امام فخر الدین رازیؒ نے مندرجہ ذیل روایت بیان کی ہے۔روی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ انہ قال ھذا وعدمن اللہ بانہ تعالیٰ یجعل الاسلام عالیا علی جمیع الا دیانِ وتمامِ ھذا انما یحصل عند خروج عیسیٰ وقال السدی ذلک عند خروج المھدی۔

(تفسیر کبیر امام رازیؒ سورۃ التوبہ زیر آیت ۳۳)

یعنی حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ اِس آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کا وعدہ ہے اور اِس وعدہ کی تکمیل مسیح موعود کے وقت میں ہوگی اور سدی کی روایت میں ہے کہ یہ وعدہ امام مہدی کے زمانے میں پورا ہوگا۔

اسی طرح تفسیر رُوح المعانی میں زیر آیت توبہ :۳۳ کی تشریح میں لکھا ہے کہ ’’اکثر مفسرین کا خیال ہے کہ ذلک عند نزول عیسیٰ علیہ السلام اور سورہ فتح کی آیت ۲۹ کی تفسیر میں لکھا ہے کہا جاتا ہے کہ اس غلبہ کی تکمیل اور تتمیم اور نزولِ عیسیٰ کے وقت میں ہوگی‘‘۔

پس اس آیت کریمہ میں بھی یہ پیغام نہایت وضاحت سے مل جاتا ہے کہ دین اسلام جس کی ابتداء اور اشاعت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

ذات بابرکات کے ذریعہ ہوئی یہ ہدایت اور دین حق کی تکمیل اشاعت اور غلبہ آپؐ ہی کے ایک اُمتی کے ہاتھوں مقدر کیا گیا ہے۔ جو مسیح موعود اور مہدی معہود کے منصب پر فائز ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل اور بروزِ کامل ہونے کی وجہ سے ارسل رسولہ کے مفہوم اور مضمون میں داخل ہے۔

صرف ضرورت ہے کہ حضرت امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ علیہ اور صاحب روح المعانی رحمہ اللہ علیہ اور دیگر ایسے بزرگان اُمت کی تقویٰ کی سوچ سے سمجھنے کی کوشش کی جائے۔

☆۔سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین ہیں اِن معنوں میں کہ نبوت کے تمام کمالات آپؐ کی ذات پر ختم ہوگئے اور گزشتہ تمام انبیاء کی نبوتوں کے آپؐ ہی مصدق ٹھہرے۔ اسی طرح جو آپؐ کا ظل اور بروز کامل مسیح و مہدی کے منصب پر فائز ہو کر آئے گا وہ بھی گزشتہ تمام انبیاء کا مظہر ہوگا۔

اس زمانہ کا ذکر قرآن کریم میں ان الفاظ میں فرمایا گیا ہے کہ واذا الرسل اقتت (المرسلات:۱۲)

ترجمہ: اور جب رسول مقررہ وقت پر لائے جائیں گے۔

یعنی آخری زمانے میں آنے والے موعود کے ذریعہ تمام انبیاء کی آمد کی یاد تازہ ہو جائے گی چنانچہ شیعوں کی مستند کتاب بحار الانوار میں حضرت ابوعبداللہ سے روایت ہے کہ واللہ من لدن ادم فھلم جرا فلم یبعث اللہ نبیاً ولا رسولاً الا ردجمیعھم الی الدنیا۔

(بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۰)

ترجمہ: اللہ کی قسم آدم علیہ السلام سے لیکر اب تک جتنے بھی نبی اور رسول گزرے ہیں" زمانہ مہدی میں وہ دوبارہ دنیا میں لائے جائیں گے۔ لیکن چونکہ نصوص قطعیہ سے ثابت ہے کہ کوئی فوت شدہ شخص دنیا میں دوبارہ زندہ کر کے نہیں بھیجا جاتا لہٰذا ثابت ہوا کہ ان انبیاء کے دوبارہ آنے سے مُراد ان کے ظل اور بروز کی آمد و بعثت ہے۔

چنانچہ بحار الانوار ہی میں حضرت امام باقر علیہ السلام کی روایت ہے کہ امام مہدی یہ اعلان فرمائیں گے کہ یا معشر الخلائق الا ومن اراد ان ینظر الی ابراھیم واسمعیل فھا انا ابراھیم واسمعیل الا ومن اراد ان ینظر الی موسیٰ ویوشع فھا انا ذا موسیٰ ویوشع الا ومن اراد ان ینظر الی عیسیٰ وشمعون فھا انا ذا عیسیٰ وشمعون الا ومن اراد ان ینظر الی محمدٌ وامیر المؤمنین فھا انا ذا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وامیر المؤمنین۔

(بحار الانوار جلد نمبر ۱۳ صفحہ ۲۰۷ مطبوعہ ایران)

ترجمہ: اے لوگو! جو شخص ابراہیمؑ اور اسمعیلؑ کو دیکھنا چاہے تو وہ مجھے دیکھ لے کہ میں وہی ابراہیمؑ اور اسمعیلؑ ہوں۔ جو شخص موسیٰؑ اور یوشع کو دیکھنا چاہے تو وہ سُنے کہ میں وہی موسیٰ اور یوشع ہوں تم میں سے جو شخص عیسیٰؑ اور شمعون کو دیکھنا چاہے تو میں وہی عیسیٰؑ اور شمعون ہوں اور تم میں سے جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین کو دیکھنا چاہے تو میں محمد ﷺ اور امیر المؤمنین ہوں۔

پس مذکورہ بالا آیت کریمہ اور اس کی تشریح میں بزرگانِ اُمت کے حوالوں سے واضح طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی اُمت میں آنے والا مہدی آخر الزمان نہ صرف نبوت اور رسالت کے مقام پر فائز کیا جائے گا بلکہ تمام انبیاء کا بروز اور ظل ہوگا چنانچہ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہاماً یہ فرمایا گیا کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء یعنی رسول خدا تمام گزشتہ انبیاء علیھم السلام کے پیرایوں میں۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۲۱)

نمونے کے طور پر ہم نے قرآن کریم کی تین آیات کریمہ کے ذریعہ امت محمدیہ میں ظاہر ہونے والے مسیح اور مہدی کے منصب اور مقام کے متعلق نشاندہی کی ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی متعدد آیات کریمہ مثلاً سورہ الصف کی آیت نمبر ۷ سورۃ مزمل کی آیت نمبر ۱۶ سورۃ نور کی آیت استخلاف نمبر ۱۵۶ اور سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۸۸ اور سورہ الحدید کی آیت نمبر ۲۸ اور سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۱۶ پر تقویٰ و طہارت کی باریک نظر سے غور کرنے سے صاف طور پر سمجھ آجائے گا کہ آنحضرت ﷺ کی اُمت میں ظاہر ہونے والا موعود آخر الزمان آنحضرت ﷺ ہی کا ظل اور بروز کامل ہونے کے لحاظ سے اُمتی نبی کے منصب پر فائز ہے اور مسیح موعود و مہدی معہود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی نبوت ہمارے آقا و مطاع حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان ختم نبوت کو دوبالا کر رہی ہے نہ کہ کسی قسم کی تنقیص۔

چنانچہ حضور علیہ السلام اس حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپؐ کو افاضہ کمال کیلئے مہر دی جو کسی اور نبی کو نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپؐ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپؐ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپؐ کی توجہ رُوحانی نبی تراش ہے"۔

(حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۹۷)

مسیح اور مہدی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نظر میں:

اُمت محمدیہ میں ظاہر ہونے والے مسیح موعود اور مہدیٔ معہود علیہ السلام کا مقام و مرتبہ نبوت ہی کا ہے لیکن یہ نبوت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت ہی کا فیضان ہے نہ کہ کوئی الگ اور مستقل سلسلہ ہے۔

اب ذیل میں اسی نکتہ معرفت و صداقت کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ارشادات کی روشنی میں پیش کیا جارہا ہے۔ لیکن یہاں بات یاد رکھنی چاہئے کہ آنحضرت ﷺ نے اُس موعود کو زمانے کی حالت اور مفاسد کی اصلاح کے حوالے سے اور صفات کے حوالے سے جہاں اپنا ظل اور بروز قرار دیا ہے وہاں بہت زیادہ مشابہت کی وجہ سے مسیح ابن مریم کے نام سے ذکر فرمایا ہے اور جبکہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات ایک ثابت شدہ حقیقت ہوگئی ہے تو پھر یہ سمجھنا کچھ مشکل نہیں رہتا کہ مسیح ابن مریم سے مراد مثیل مسیح ابن مریم ہے نہ کہ اصل اسرائیلی مسیح۔ کیونکہ فوت شدہ وجود اپنے اصل کے ساتھ دوبارہ اس دنیا میں نہیں آسکتا۔

ا۔ بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریمؑ اور مسلم کتاب الایمان میں حضرت ابوھریرہؓ کی یہ روایت درج ہے۔

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم وفی روایۃ فامکم منکم۔

ترجمہ: ابوھریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اے مسلمانو) تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تمہارے اندر نازل ہوں گے اور وہ تم میں سے تمہارے امام ہوں گے۔

(۲) عن ابی ھریرۃ انہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکماً عادلاً فلیکسرن الصلیب ولیقتلنّ الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولتترکن القلاص فلا یسعی علیھا ولتذھبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد۔

(مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخدا ابن مریم ضرور بالضرور حکم عدل بن کر نازل ہوں گے اور لازماً وہ ضرور صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے او جزیہ کو موقوف کر دیں گے اور اُونٹنیاں ضرور متروک ہو جائیں گی اور اُن کو تیز رفتاری کیلئے استعمال نہیں کیا جائے گا اور کینہ اور بغض و حسد دور کر دیئے جائیں گے اور وہ مسیح موعود لوگوں کو مال کی طرف بلائے گا مگر کوئی اُسے قبول نہیں کرے گا۔

(۳) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا یزداد الامر الا شدۃ ولا الدنیا الا ادباراً ولا الناسُ الا شُحًا ولا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس ولا المھدی الا عیسیٰ بن مریم۔

(ابن ماجہ کتاب الفتن باب شدۃ الزمان)

ترجمہ: حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا معاملات شدت اختیار کرتے جائیں گے۔ دنیا اخلاقی پستی میں بڑھتی چلی جائے گی اور لوگ حرص و بخل میں ترقی کرتے چلے جائیں گے اور صرف بُرے لوگوں پر ہی قیامت آئے گی اور کوئی مہدی مسیح کے سوا نہیں ہوگا۔

☆......مذکورہ بالا تین احادیث مبارکہ سے یہ حقیقت ثابت ہو جاتی ہے کہ مسیح اور مہدی دو الگ وجود نہیں بلکہ ایک ہی شخص کے دو روحانی لقب ہیں جو اُس کے سپرد کام کے اعتبار سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائے ہیں۔ اور جہاں تک "ابن مریم" اور "نزول" کے لفظ کا تعلق ہے اس مضمون کے ابتداء میں ہی یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ جب قرآن کریم کی رُو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہو چکی تو پھر ابن مریم اور نزول کے الفاظ سے مغالطہ لگنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ وہی اسرائیلی مسیح، بجسدہ العنصری زندہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ اگر نزول کا لفظ صرف آسمان سے نازل ہونے والے کیلئے ہی استعمال ہوتا ہو تب بھی کوئی شبہ ہو سکتا تھا بلکہ قرآن کریم نے اس کے برعکس انتہائی نفع بخش چیزوں کیلئے اور نہایت معزز و مکرم وجودوں کے ظہور کے متعلق نزول کا محاورہ استعمال فرمایا ہے چنانچہ زمین سے نکلنے والے لوہے اور لباس کیلئے نزول کا لفظ استعمال ہوا ہے (دیکھیں آیت نمبر ۲۶ سورۃ الحدید اور آیت نمبر ۲۷ سورۃ الاعراف اور خود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظیم المرتبت بعثت کے ذکر میں فرمایا قد انزل اللہ الیکم ذکراً رسولاً یتلوا علیکم۔

ترجمہ: اللہ نے تمہاری طرف ایک عظیم ذکر نازل کیا ہے (سورۃ الطلاق آیت ۱۱-۱۲)

ایک رسول کے طور پر جو تم پر اللہ کی روشن آیات

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 بینگولین کلکتہ 70001

دکان :2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش::2237-0471, 2237-8468

تلاوت کرتا ہے مگر یہاں کوئی بھی آسمان سے اترنے کا مفہوم مراد نہیں لیتا۔ اسلئے مسیح ابن مریم کے نزول سے مراد بھی ابن مریم کی صفات کے حامل شخص کا ظہور ہے۔

اور اُسی وجود کو امام مہدی کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔ اُسی وجود کو اختلافات امت کا فیصلہ کرنے کے لحاظ سے حکم اور عدل قرار دیا گیا ہے اور اسی وجود کو عیسائی مذہب کے غلبہ کے توڑنے کے لحاظ سے صلیب کو توڑنے والا اور خنزیر صفت لوگوں کو خدا کے قہری نشانوں سے معدوم کرنے والا قرار دیا گیا ہے اور جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چودہ سو سال بعد سلسلہ موسویہ کے آخر پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اور رسول کے منصب پر فائز ہو کر مبعوث ہوئے تھے اور وہ موسوی سلسلہ کی آخری کڑی تھے اسی طرح آنحضرت ﷺ نے چودہ سو سال بعد اُمت محمدیہ میں مبعوث ہونے والے موعود کو نبوت اور رسالت کے منصب پر فائز ہونے والے ابن مریم کا مثیل قرار دے کر یہ سمجھا دیا ہے کہ مسیح محمدی بھی نبوت و رسالت کے منصب پر فائز ہوگا لیکن اُس کی نبوت آنحضرت ﷺ کی نبوت سے الگ اور مستقل نہیں ہوگی کیونکہ آپ خاتم النبیّین ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی بھی غیر اُمتی نبی نہیں بن سکتا ۔ اب صرف وہی نبی بن سکتا ہے جو آنحضرت ﷺ کا سچا اور کامل متبع اور اُمتی ہو۔

(۴) چنانچہ ایک اور حدیث سے یہ مضمون واضح ہوجاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:۔

الا نبیآء اخوة لعلاتٍ اُمها تهم شتى ودينهم واحد وانى اولى الناس بعيسى ابن مريم لانه لم يكن بينى وبينه نبى وانه نازل فاذا رائيتموه فاعرفوه۔ (کنزل العمال جلد نمبر ۱۴ صفحہ ۳۳۶)

ترجمہ: انبیاء آپس میں علاتی بھائی ہوتے ہیں اگرچہ اُن کی مائیں جدا جدا ہیں اور میں لوگوں میں سے عیسیٰ ابن مریم کے سب سے زیادہ مشابہ ہوں میرے اور اُن کے درمیان کوئی نبی نہیں وہ یقیناً نازل ہوں گے جب تم اُسے دیکھ لو تو اُس کی معرفت حاصل کرلو۔

اس حدیث میں یہ بھی پیشگوئی ہے جیسا کہ دوسری احادیث میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت سے نبوت کے دعویدار اُٹھیں گے۔ ثلاثون کذابون کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں یعنی ۳۰ جھوٹے دعویداران نبوت کھڑے ہوں گے لیکن آخر پر جو مسیح ابن مریم کے مثیل کے طور پر ظاہر ہوگا وہی آنحضرت ﷺ کا اُمتی نبی ہوگا۔ اسی لئے فرمایا یاد رکھو میرے اور اُس کے درمیان جتنے بھی دعویدار کھڑے ہوں گے سب جھوٹے ہوں گے۔

(۵) اس مسیح اور مہدی کا سب سے اعلیٰ وارفع مرتبہ اور مقام تو اپنے آقاء مطاع حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے ظل اور بروزِ کامل ہونے کا ہے اسی لئے قرآن کریم میں بھی اس مسیح موعود کی بعثت کو آنحضرت ﷺ کی ہی بعثت قرار دیا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ اس نکتہ معرفت کو ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

عن عبد الله بن عمرو رضى الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل عيسىٰ بن مريم الى الارض فيتزوجُ ويولد له ويمكث خمس واربعين سنة ثم يموت فيدفن معى فى قبرى فاقوم انا وعيسىٰ بن مريم فى قبر واحدٍ بين ابى بكر وعمر۔

(مشکوۃ باب نزول عیسیٰ صفحہ ۴۸۰ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع دہلی)

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم تشریف لائیں گے وہ شادی کریں اور اُن کی اولاد ہوگی اور وہ ۴۵ سال رہیں گے پھر وفات پائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن کئے جائیں گے پھر میں اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی قبر سے ابوبکرؓ کے درمیان سے اُٹھیں گے۔

اس حدیث میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام بطور مثیل استعمال کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ مسیح محمدی کی مسیح ناصری سے کئی مشابہتیں رکھنے کے باوجود مغائرت بھی لازم ہے۔ مثلاً مسیح موعود مجرد نہیں رہیں گے بلکہ شادی کریں گے اور مبشر اولاد پائیں گے۔ پھر اس دنیا میں نیک انجام کے ساتھ طبعی موت سے وفات پائیں گے اور موت کے بعد بھی ان کا انجام نہایت شاندار ہوگا کہ وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ آپ کی روحانی قبر میں دفن ہوں گے۔

اس حدیث میں لفظ قبر توجہ طلب ہے جس کے دو ہی معنے ممکن ہیں اوّل ظاہری قبر دوسرے روحانی قبر۔ ظاہری معنے کرنے میں چونکہ رسول اللہ ﷺ کی کسر شان اور سوءِ ادبی ہے اس لئے اس سے مراد روحانی قبر ہی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں بھی روحانی قبر کا ذکر موجود ہے کہ ثم اماته فاقبره (سورۃ عبس آیت ۲۲) یعنی اللہ تعالیٰ ہر شخص کو موت دیکر ایک روحانی قبر عطا فرماتا ہے......پس اس حدیث مبارکہ میں مسیح موعود و مہدی معہود کا روحانی مقام ظاہر فرمایا گیا ہے کہ وہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے عشق ومحبت اور متابعت میں اس قدر فنا ہوگا کہ دُوئی ختم ہوجائے گی اور غیریت کالعدم ہوجائے گی۔

(۶) عام طور پر غیر احمدی مسلمانوں کو جب کہا جاتا ہے کہ ایک طرف آپ لوگ آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین ان معنوں میں تسلیم کرتے ہیں کہ آپ ﷺ زمانے کے لحاظ سے آخری نبی ہیں اور دوسری طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انتظار میں بیٹھے ہیں جو مستقل نبی تھے اور ہیں کیونکہ قیامت تک قرآن کریم کا فرمان بدل نہیں سکتا کہ آپ ''رسولاً الى بنى اسرائيل'' تھے اور قرآن کریم میں آپ کی زبانی یہ بیان ریکارڈ ہوا ہوا ہے کہ اتانى الكتاب وجعلنى نبياً ۔ (سورۃ مریم:۳۱)

کہ خدا نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے ۔ پس جب حضرت عیسیٰ ابن مریم باصلہ اُمت محمدیہ میں آئیں گے تو آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرار پائیں گے نہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو جھٹ کہہ اُٹھیں گے کہ نہیں نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی بن کر نہیں بلکہ اُمتی بن کر آئیں گے کیونکہ انہوں نے دعا کی تھی کہ خدایا مجھے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا اُمتی بنادے۔

اوّل تو یہ خیال ہی غلط ہے۔ چنانچہ حضرت امام جلال الدین سیوطی نے واضح طور پر لکھا ہے کہ ''من قال بسلب نبوته كفر حقا فانه نبى لا يزهب عنه وصفى النبوة ۔

(بحوالہ حج الکرامہ صفحہ ۴۳۱)

یعنی جس شخص نے حضرت عیسیٰ کے متعلق یہ کہا کہ وہ آخری زمانہ میں نبوت سے معزول ہو کر آئیں گے وہ پکا کافر ہے کیونکہ حضرت عیسیٰؑ بلاریب خدا کے ایک نبی تھے اور یہ نبوت کا وصف اُن سے کسی طرح جدا نہیں ہوسکتا۔

پس ایک پرانا اور مستقل نبی آنحضرت ﷺ کے بعد آپؐ کا اُمتی بن کر آسکتا ہے تو آنحضرت ﷺ کا ایک حقیقی اُمتی اور غلام نبی بن کر کیوں نہیں آسکتا۔ بلکہ پرانے اور مستقل نبی کی آمد سے یقینی طور پر ختم نبوت کی مہر ٹوٹتی ہے جب کہ ایک اُمتی نبی کی آمد سے ختم نبوت کی مہر بالکل ہی نہیں ٹوٹتی۔

اور جہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دُعا کا تعلق ہے اکیلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیا بات ہے کل نبیوں کی خواہش تھی کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اُمتی بن جائیں چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ایسی ہی خواہش کے ثبوت ہیں مندرجہ ذیل حدیث ملاحظہ فرمائے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب'' خصائص الکبریٰ'' میں حضرت انسؓ سے روایت بیان کرتے ہیں (صرف ترجمہ لکھا جاتا ہے) کہ خدا نے نبی اسرائیل کے نبی موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ جو مجھ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ احمدؐ کا انکار کرنے والا ہو تو میں اُس کو جہنم میں داخل کردوں گا۔ موسیٰؑ نے کہا اے میرے ربّ احمد (ﷺ) کون ہیں؟ خدا نے کہا وہ میرے سب سے مقرب بندے ہیں۔ میں نے اُن کا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھ لکھ رکھا ہے۔ زمین و آسمان کے پیدا ہونے سے پہلے اور اُن کی اُمت سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلْحَمَّادُوْنَ بڑی حمد کرنے والے لوگ ہیں۔ يحمدون صعوداً وهبوطاً وہ چڑھائی چڑھتے ہوئے بھی خدا کی حمد کرتے ہیں اترائی میں بھی خدا کی حمد کرتے ہیں۔ انہوں نے عبادت الٰہی کیلئے کمریں کسی ہوئی ہیں وہ باوضوء رہتے ہیں۔ دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ رات کو عبادت کرتے ہیں۔ میں اُن کے چھوٹے سے چھوٹے عمل کو قبول کروں گا اور کلمہ شہادت کی برکت سے اُنہیں جنت میں داخل کروں گا۔ اس پر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا قَالَ اجْعَلْنِی نَبِیّ تِلْکَ الاُمَّةِ اے خدا! مجھے اس اُمت کا نبی بنادے۔ خدا نے جواب دیا: قَالَ نَبِیَّهَا مِنْها اس اُمت کا نبی اُس اُمت میں سے ہی ہوگا۔ اس پر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اجْعَلْنِی مِنْ اُمَّةِ ذٰلِکَ النَّبِیِ کہ پھر مجھے اس نبی کریم کا اُمتی ہی بنا دیجئے۔

اللہ نے فرمایا ایسا نہیں ہوسکتا ۔ تو پہلے ہوگیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہوں گے۔ ہاں میں تم کو اور اُنہیں جنت میں اکٹھا کردوں گا۔ یعنی دنیا میں تم اُن کے اُمتی بھی نہیں بن سکتے۔

پس جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اُمتی نہیں بن سکتے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس طرح اُمتی بن سکتے ہیں۔ سوچنے والی بات ہے!

یہی نکتہ معرفت ایک اور حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں لوكان موسىٰ وعيسىٰؑ حيّين لما وسعهما الا اتباعى (تفسیر ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۳۷۸)

سورۃ آل عمران زیر آیت واذا خذالله

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

میثاق النبیین۔یعنی اگر موسیٰ اور عیسیٰ علیھما السلام زندہ ہوتے تو اُن دونوں کو میری پیروی کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔ چونکہ دونوں آنحضرت ﷺ سے پہلے گزر چکے ہیں اور اب زندہ ہو کر اُمت محمدیہ میں آنا بھی محال ہے اور اُمتی بننا بھی محال ہے۔

اب جس نے بھی آنا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے ہی آنا ہے اور نبیھا منھا کی بشارت کے مطابق اُمتی نبی ہی بن کر آنا ہے اور یہی دعوی ہے بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا۔

پس مذکورہ بالا احادیث سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو رہی ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اُمت محمدیہ کی اصلاح احوال کیلئے اور دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کی مہم کو سرانجام دینے کیلئے جس موعود کی بشارت دی تھی وہ خدا کی طرف ہدایت یافتہ ہونے کے لحاظ سے اور خدا کی طرف سے مامور ہونے کے اعتبار سے امام مہدی کے منصب پر فائز ہو کر اور صلیبی غلبہ کے زمانہ میں صلیبی عقائد کو باطل ثابت کر کے کسر صلیب کے فریضہ کے لحاظ سے مسیح ابن مریم کے مثیل کی حیثیت سے مبعوث ہونا تھا اور انعام نبوت سے سرفراز کیا جانا تھا۔ چنانچہ ذیل میں صحیح مسلم کی ایک لمبی حدیث کا وہ حصہ پیش کیا جاتا ہے جس میں آنحضور ﷺ نے اُمت محمدیہ میں مبعوث ہونے والے مسیح موعود کو ایک مرتبہ نہیں۔ دو مرتبہ نہیں بلکہ لگاتار چار ادوار کے ذکر میں چار مرتبہ ''نبی اللہ'' اور اُس کے ساتھیوں کیلئے ''اصحابہ'' کے الفاظ استعمال فرمائے۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث میں آنحضور ﷺ دجال کی پیشگوئی اور پھر یاجوج ماجوج کے خروج اور ظاہری سازوسامان کے ساتھ ان طاقتوں کا مقابلہ نہ کرسکنے کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

...... ویحصر نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ حتی یکون رأسُ الثورِ لا حدھم خیراً من مائة دینارٍ لا حدکم الیوم فیرغب نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ الیٰ اللہ تعالیٰ فیرسل اللہ تعالیٰ علیھم النغف فی رقابھم فیصبحون فرسی کموت نفسٍ واحدة ۔ ثمَّ یھبط نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبرٍ الا ملاءَ زھمھم ونتنھم ، فیرغب نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ الی اللہ تعالیٰ فیرسل اللہ تعالیٰ طیراً کاعناقِ البختِ فتحملھم فتطرحھم حیث شآء اللہ۔ .... الخ (مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفة ومامعه)

ترجمہ...... (ان رُوح فرسا حالات میں) اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اپنے صحابہ سمیت محصور ہو جائیں گے۔ خوراک کی اِس قدر قلت ہو جائے گی کہ بیل کا ایک سر آج کے سو دینار کے مقابلے میں سستا اور اچھا لگے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ اور آپ کے صحابہ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی دُعاؤں کو قبول کرتے ہوئے یاجوج ماجوج کو ہلاک کرنے کیلئے اُن کی گردنوں میں طاعون پیدا کر دے گا جن کی وجہ سے وہ یکدم ہلاک ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰؑ اور آپ کے صحابہ ہموار میدانوں کی طرف اُتریں گے لیکن تمام زمین میں ایک بالشت جگہ بھی یاجوج ماجوج کی لاشوں اور اُن کی بدبو سے خالی نہیں ملے گی۔ اس پر اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰؑ اور آپ کے ساتھی دُعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ایسے پرندے بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی طرح ہوں گی وہ پرندے ان لاشوں کو اُٹھا کر وہاں پھینک آئیں گے جہاں پھینکنے کا اللہ تعالیٰ ان کو حکم دے گا...... الخ۔

پس ان تمام ارشادات سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے دجال کے ظہور اور یاجوج و ماجوج کے خروج اور عیسائی مذہب کے عروج کے زمانہ میں جس مسیح موعود کی بعثت کی بشارت عطا فرمائی ہے۔ اُس کا منصب اور مقام ''نبی اللہ'' ہی کا ہے۔

اور بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود کا دعویٰ عین نصوص قرآنیہ اور احادیث مبارکہ کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مسلمان بھائیوں کو اس صداقت کو تسلیم کرنے اور آنحضور ﷺ کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں اس مسیح اور مہدی کو آپؐ کا سلام پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک منکم عیسیَ ابن مریم فلیقراہ منی السلام (مستدرک حاکم کتاب الفتن باب ذکر نفخ الصوّر)

امام حاکم نے یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دی ہے اور شیعہ مسلک میں بھی یہ حدیث مسلم ہے اور نہ صرف دور سے سلام پہنچانے بلکہ اُس کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کرنے کی بھی تاکید فرمائی ہے چنانچہ فرمایا:

فاذا رأیتموہ فبا یعوہ ولوحبواً علی الثلج فانه خلیفة اللہ المھدی۔
(ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المھدی)

کہ جب تم اُس مہدی کو دیکھو تو اُس کی بیعت کرنا خواہ گھٹنوں کے بل برف پر چل کر جانا پڑے۔ کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہے۔ وما علینا اِلا البلاغ (باقی) ☆☆☆

حاصل مطالعہ:......

اسلام کی حقیقت

(مرسلہ: طیبہ صدیق ملک، قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اب واضح ہو کہ لغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور مایہ کہ صلح کے طالب ہووے اور یا یہ کہ کسی امر یا خصوصیت کو چھوڑ دیں۔

اور اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی یہ کہ بلی من اسلم وجھہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام موجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کیلئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کیلئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کیلئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کیلئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے۔ مطلب یہ کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔

''اعتقادی'' طور پر اسطرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھو جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے بنائی گئی ہے۔ اور عملی طور پر اس طرح سے کہ خالصاً بعد حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجالاوے مگر ایسے ذوق وشوق وحضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔

پھر بقیہ ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ جس کی اعتقادی و عملی صفائی ایسی محبت ذاتی پر مبنی ہو اور ایسے طبعی جوش سے اعمال حسنہ اُس سے صادر ہوں وہی ہے جو عند اللہ مستحق اجر ہے اور ایسے لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ کچھ غم رکھتے ہیں یعنی ایسے لوگوں کیلئے نجات نقد موجود ہے کیونکہ جب انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر ایمان لا کر اس سے موافقت تامہ ہو گئی اور ارادہ اس کا خدا تعالیٰ کے ارادہ سے ہمرنگ ہو گیا اور تمام لذت اس کی فرمانبرداری میں ٹھہر گئی اور جمیع اعمال صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ تلذذ اور احتظاظ کی کشش سے صادر ہونے لگے تو یہی وہ کیفیت حس کو فلاح اور نجات اور رستگاری سے موسوم کرنا چاہئے اور عالم آخرت میں جو کچھ نجات کے متعلق مشہود و محسوس ہو گا وہ درحقیقت اس کیفیت راسخہ کے اظلال و آثار ہیں جو اس جہان میں جسمانی طور پر ظاہر ہو جائیں گے مطلب یہ کہ بہشتی زندگی اسی جہاں سے شروع ہو جاتی ہے اور جہنمی عذاب کی جڑھ بھی اسی جہان کی گندی اور کوارانہ زیست ہے۔

اب آیات ہمدرجہ بالا پر ایک نظر غور ڈالنے سے ہر یک سلیم العقل سمجھ سکتا ہے کہ اسلام کی حقیقت تب کسی میں محقق ہو سکتی ہے کہ جب اس کا وجود مع اپنے تمام باطنی وظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کیلئے اور اس کی راہ میں وقف ہو جاوے اور جو امانتیں اس کو خدا کیطرف سے ملی ہیں پھر اسی معطی حقیقی کو واپس دی جائیں اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے یعنی شخص مدعی اسلام یہ بات ثابت کر دیوے کہ اس کے ہاتھ اور پیر اور دل اور دماغ اور اس کی عقل اور اس کا فہم اور اس کا غضب اور اس کا رحم اور اس کا حلم اور اس کا علم اور اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالوں سے پیروی کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے یہاں تک کہ اس کی نیات اور اس کے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں کہ جیسے ایک شخص کے اعضا اُس شخص کے تابع ہوتے ہیں۔ غرض یہ ثابت ہو جائے کہ صدق قدم اِس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو کچھ اُس کا ہے عوہ اس کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے۔ اور تمام اعضاء اور قویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں کہ گویا وہ جوارح الحق ہیں اور ان آیات پر غور کرنے سے یہ بات بھی صاف اور بدیہی طور پر ظاہور ہو رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مفقود اور محبوب ٹھہرایا جاوے اور اس کی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے اور اس کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضا و قدر کے امور بدل وجان قبول کئے جائیں اور نہایت نیستی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدوں اور قانونوں اور تقدیروں کو بارادت نام سر پر اٹھا لیا جاوے اور نیز وہ تمام پاک صداقتیں اور پاک معارف جو اس کی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اس کی ملکوت اور سلطنت کے علو مرتبہ کو معلوم کرنے کیلئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء کے پہچاننے کیلئے ایک قوی رہبر ہے بخوبی معلوم کر لی جائیں۔

دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور بارہ برداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جاوے دوسروں کو آرام پہنچانے کیلئے دکھ اُٹھاویں اور دوسروں کی راحلت کیلئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں۔

(باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں)

طالبان حق کیلئے

ماہنامہ الحیات کشمیر کے اعتراضات کی حقیقت اوران کا جواب

(قسط:۴)

محمد یوسف انور۔قادیان

قارئین اخبار بدر’’ طالبان حق کیلئے‘‘عنوان سے اپنا ایک کالم شروع کررہا ہے جس میں اسلام و احمدیت کے متعلق کئے جانے والے اعتراضات اوراس کی حقیقت بیان کی جائے گی۔اگرآپ کے ذہن میں کوئی سوال ہوتو ہمیں لکھیں تا کہ اُس کا جواب قارئین بدر کے لئے دیا جاسکے۔نیز اسلام و احمدیت کے متعلق اگرآپ کوئی معلومات فراہم کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی اس کالم کے تحت بھجوا سکتے ہیں۔

(مدیر)

رسالہ ’’ الحیات‘‘ کشمیر کے ایڈیٹر پروفیسر صاحب نے اپنے رسالہ میں ایک مضمون میں لکھا کہ’’ دراصل یہ مضمون ایک خط کے تلخیص وترمیم شدہ متن پر مشتمل ہے جوایک سابق احمدی نے اپنے احمدی بھائیوں کے نام کچھ عرصہ پہلے انٹرنیٹ پر شائع کرایا تھا۔ یہ بزرگ پچاس برس تک جماعت احمدیہ کے ایک فعال رکن کے طور پر کام کرتے رہے۔لیکن ایک دن ایک مربی کے کہنے پر مرزا صاحب کی کتاب پڑھی تو انہیں مرزا صاحب کے دعویٰ کے خلاف پایا ...... چنانچہ انہیں صراط مستقیم پر واپس آنے کی توفیق ملی۔ کیونکہ احمدیت پیدائشی طور پر انہیں وراثت میں ملی تھی......‘‘

چنانچہ اسی کو بناء بنا کر پروفیسر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی کو جھوٹا اور بے بنیاد قرار دیا ہے۔قبل اس کے کہ مزید دلائل کے ساتھ کچھ تحریر کروں یہ لکھنا ضروری ہے کہ اگر موصوف نے انٹرنیٹ پر ایک احمدی جو بعد میں احمدیت چھوڑ کر ان کے فرقے میں شامل ہوگیا کا مضمون دیکھا اور پڑھا ہے تو انٹرنیٹ جماعت احمدیہ کی تمام کتب کے ساتھ ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے تمام سوال و جواب اور دیگر اعتراضات کے جوابات سے بھی بھرا پڑا ہے۔ ہر چیز کی تسلی کی جاسکتی ہے۔ جہاں تک کسی آدمی کا مرتد ہو جانے یا ٹھوکر کھانے کی بات ہے بتدائے دنیا سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کچھ لوگ باوجود بظاہر خدا اور رسول کے قریب ہونے کے ٹھوکر نہیں کھا گئے۔

دیکھنا یہ چاہئے کہ جولوگ مرتد ہوگئے یا جنہوں نے اسلام کا انکار کیا اُن کا انجام کیا ہوا انہوں نے کتنی ترقی کی اور کیا اسلام کو اُس سے کچھ نقصان پہنچا؟ ہرگز نہیں اسلام تو مزید ترقی پر ترقی کرتا چلا گیا چنانچہ اس بعثت ثانیہ میں بھی خدا تعالیٰ نے اپنی الٰہی تقدیر ظاہر فرمائی جن لوگوں نے بھی احمدیت کو قبول کیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی بعد میں اگر وہ انکار کر بیٹھے خواہ احمدیت سے انکار کیا یا احمدی رہ کر مخالفت کی تو تاریخ بھی گواہ ہے اور حالات ،واقعات بھی گواہ ہیں کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا انہوں نے کتنی ترقی کی اور آج ان کے ماننے والے کتنے ہیں اور اُن کی کیا عزت ہے اور کس کسمپرسی میں ہیں۔ اس کے برعکس حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ جن کے بارہ میں انتہائی گری ہوئی اور اخلاق سے عاری زبان استعمال کی گئی ہے آپؑ کو خدا تعالیٰ نے کتنی عظمت اور شان بخشی ہے اس کا اندازہ اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کی جماعت اس وقت ۱۹۸ ممالک میں پھیل چکی ہے کروڑوں آپ کے ماننے والے ہیں اور مضبوط اور فعال نظام خلافت قائم ودائم ہے۔اگر نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود جھوٹے ہوتے اور خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو پھر خدا آپ کی اس طرح تائید ونصرت کیوں کرتا۔ ذرا غور کریں آپ اور آپ کے ساتھیوں بلکہ تمام دنیا کے مولویوں اور اُن کے پیروکاروں نے حضرت مرزا صاحب کی بھرپور مخالفت نہیں کی ناخنوں تک زور نہیں لگایا گیا۔اُن علماء نے جن کی ہندوستان میں بہت عزت کی جاتی تھی، وہ کون سا حربہ ہے جو استعمال نہ کیا کہ جماعت احمدیہ کو نیست ونابود کیا جائے لیکن ہر میدان میں مخالفوں کو خدا تعالیٰ نے ناکام بنایا ۔اورانہیں اُن کے مذموم ارادوں میں خدا نے شکست دے دی ۔ ایک احمدی کے ٹھوکر کھا جانے کو آپ نے بنیاد بنا کر دنیا داروں کو دھوکا دینا چاہا ہے۔ میں آپ کو صاف صاف بتا دینا چاہتا ہوں کہ آخر کار یہ کروڑوں احمدی کہاں سے آئے ہیں؟ کوئی دیوبندی ہے کوئی بریلوی ہے کوئی اہل حدیث ہے کوئی شیعہ ہے کوئی نقشبندی ہے کوئی انگریز ہے کوئی یہودی ہے غرضیکہ ہر مذہب وملت کے لوگ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں شامل ہورہے ہیں۔اور میں خود غیر احمدی خاندان سے احمدی ہوا ہوں میرے خاندان میں کوئی احمدی نہیں ہے لیکن یہ اللہ کا فضل وکرم ہے کہ اُس نے حق کو شناخت کرنے کی توفیق دی ہے ۔آپ کا یہ لکھنا کہ حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کو چھپایا جاتا ہے بالکل غلط اور سراسر جھوٹ ہے۔

پروفیسر صاحب ! آپ حضرت مرزا غلام احمد صاحب پر اعتراضات اور بہتان تراشیاں کررہے ہیں جبکہ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام موعود اُمم تھے سب قومیں موعود آخر الزمان کی منتظر تھیں کوئی زمین پر نگاہ رکھتا تھا اور کوئی آسمان کی طرف ٹکٹکی باندھے بیٹھا تھا کہ عین وقت پر حضرت مرزا صاحب نے حسب سنت الٰہی دعویٰ فرمایا کہ میں سب قوموں کا موعود ہوں میں مسیحیوں کا موعود ہوں اس لئے مسیح بھی ہوں مسلمانوں کیلئے واجب التسلیم ہوں اس نسبت سے میرا نام مہدی ہے۔ پس یہ تنوع قابل اعتراض نہیں بلکہ ایسا ہونا ضروری تھا تا کہ اسلام کی افضلیت اورآنحضرت صلعم کی اکملیت پر تصدیق ثبت ہوجائے کیونکہ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ لوکان موسی و عیسیٰ حیّین لما وسعھما الا اتباعی (تفسیر فتح البیان جلد ۴۲)

یعنی اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو میری پیروی کے بغیر انہیں چارہ نہ تھا۔اس حدیث میں ایک طرف آپؐ نے وفاتِ مسیحؑ کا اعلان فرمایا ہے دوسری طرف اپنی شان کا اظہار فرمایا ہے کہ میری اتباع سے موسیٰ اور عیسیٰ جیسے اولوالعزم نبی پیدا ہوسکتے ہیں۔اب اگر کوئی بھی امتی مقام موسوی اور مقام عیسوی کا وارث نہ ہو تو یہودی اور عیسائی کہہ سکتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا کہ اگر موسیٰؑ یا عیسیٰؑ زندہ ہوتے تو میرے تابعدار ہوتے دعویٰ بلاثبوت ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف دعاوی مثلاً موسیٰ،عیسیٰ، کرشن وغیرہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ بلاشبہ آنحضرت ﷺ کا مندرجہ بالا ارشاد برحق ہے اور آپؐ کی قوت قدسیہ موسویت اور مسیحیت کیا بلکہ تمام گذشتہ انبیاء کے کمالات کا وارث کردیتی ہے ۔ پس حضرت مرزا صاحب کے یہ دعاوی ہرگز ہرگز قابل اعتراض نہیں۔ آپؑ نے جو دعویٰ کیا اور جب دعویٰ کیا خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا۔

آپؑ فرماتے ہیں’’ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھے ان باتوں سے نہ کوئی خوشی ہے نہ کچھ غرض کہ میں مسیح موعود کہلاؤں یا مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں بہتر ٹھہراؤں۔ خدا نے میرے ضمیر کی اپنی اس پاک وحی میں آپ ہی خبر دی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے اُجدّ دنفسی من ضروب الخطاب یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا تو یہ حال ہے کہ میں کسی خطاب کو اپنے لئے نہیں چاہتا۔یعنی میرا مقصد اور میری مُراد اُن خیالات سے برتر ہے اور کوئی خطاب دینا یہ خدا کا فضل ہے میرا اس میں دخل نہیں ...... میرے لئے یہ کافی تھا کہ وہ میرے پر خوش ہو۔ مجھے اس بات کی ہرگز تمنا نہ تھی۔ میں پوشیدگی کے حجرہ میں تھا اور کوئی مجھے نہیں جانتا تھا اور نہ مجھے یہ خواہش تھی کہ کوئی مجھے شناخت کرے۔اس نے گوشۂ تنہائی سے مجھے جبراً نکالا۔ میں نے چاہا کہ میں پوشیدہ رہوں اور پوشیدہ مروں مگر اُس نے کہا کہ میں تجھے تمام دنیا میں عزت کے ساتھ شہرت دوں گا۔پس یہ اس خدا سے پوچھو کہ ایسا تو نے کیوں کیا؟

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸۔۱۴۹)

خدا کا بیٹا اور حضرت مسیح موعودؑ:

رسالہ ہذا میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے مسیح موعود کے ساتھ ساتھ خدا کا بیٹا یہاں تک کہ خدائی کا بھی دعویٰ کیا۔

الف: اگر کسی کتاب میں الہامات کی روشنی میں حضرت صاحب کو بمنزلہ ولداللہ قرار دیا گیا تو قرآن مجید کی آیت فاذکرو اللہ کذکرکم اباء کم۔ (البقرہ:۱۵) مومنوں کو بمنزلہ اولاد الٰہی قرار دیا گیا ہے حالانکہ خدا تعالیٰ بیٹوں سے اور باپ ہونے سے پاک ہے فما ھو جوابکم فھوجوابنا۔

(ب) ان الہامات میں صرف مرزا صاحب کو ’’بمنزلۃ ولدی‘‘ قرار دیا گیا ہے جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ عیسائیوں نے جس کو میرا بیٹا قرار دیا ہے وہ میرا حقیقی بیٹا نہیں کیونکہ میں حقیقی بیٹوں کی حاجت نہیں رکھتا اور تو چونکہ مسیحیت کے مرتبہ پر ہے اس لئے مسیح کی طرح تو بھی میرا روحانی بیٹا ہے۔ پس نصاریٰ ابنیت مسیح کے عقیدہ میں غلطی پر ہیں ۔گویا’’ ولدی‘‘ اضافت اعتقاد الناس کی بناء پر ہے نہ کہ حقیقت کی بناء پر اور یہ اسلوب بیان کلام قرآن مجید میں بکثرت وارد ہوا ہے۔مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یوم ینادیھم این شرکاءی قالوا اذنک مامنا من شھیدo (حٰمٓ سجدہ آیت:۴۸) کہ قیامت کے روز میں کہوں گا میرے شریک کہاں ہیں وہ لوگ کہیں گے کہ ہم آپ کے سامنے عرض کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اس کا دعویدار یا گواہ نہیں۔اللہ تعالیٰ اس آیت میں بتوں کو شرکاء یعنی میرے شریک قرار دیتا ہے ۔حالانکہ اللہ تعالیٰ شریکوں سے پاک ہے۔مُراد یہی ہے کہ وہ مبعودان باطلہ جن کو تم میرا شریک قرار دیا کرتے تھے اسی طرح بمنزلۂ ولدی کے معنے ہوں گے کہ تو اس میرے اس روحانی بیٹے کے ہم مرتبہ ہے جسے لوگ مثل نصاریٰ میرا بیٹا گردانتے ہیں۔اندریں صورت یہ الہام توحید الٰہی کے قیام اور الوہیت مسیح کے ابطال کے لئے زبردست ہتھیار ہے۔گویا عیسائی جس کو نعوذ باللہ خدا اور معبود قرار دیتے ہیں اس سے اعلیٰ شان کا انسان آنحضرت صلعم کے خدام میں شامل ہے اس سے اسلام کی شوکت کا اظہار ہوتا ہے۔خود حضرت مسیح موعودؑ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶ء کے حاشیہ میں فرماتے ہیں۔

’’ خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے اور یہ کلمہ (انت بی بمنزلۃ ولدی) بطور استعارہ کے ہے۔چونکہ اس زمانہ میں ایسے ایسے الفاظ سے نادان عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو خدا ٹھہرا رکھا ہے اس لئے مصلحت الٰہی نے یہ چاہا کہ اس سے بڑھ کر الفاظ اس عاجز کے لئے استعمال کرے تا عیسائیوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ سمجھیں کہ وہ الفاظ جن سے مسیح کو خدا بناتے ہیں اس اُمت میں بھی ایک ہے جس کی نسبت اس سے بڑھ کر ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں‘‘۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

’’ جب عیسائیوں نے اپنی بدقسمتی سے اس رسول مقبول کو قبول نہ کیا اور اس عیسیٰ کو اتنا اُٹھا دیا کہ خدا بنا دیا تو خدا تعالیٰ کی غیرت نے تقاضا کیا کہ ایک

غلام غلمان محمدی سے یعنی یہ عاجز اس کا مثیل کر کے اس امت میں سے پیدا کیا اور اس کی نسبت اپنے فضل اور انعام کا زیادہ اس کو حصہ دیا۔ تا عیسائیوں کو معلوم ہو کہ تمام فضل خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۱۴)

برتر گمان ووہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزماں ہے

افسوس اس پر جواب بھی اعتراض سے باز نہ آئے

(ج) اولیاء اللہ کے محاورہ میں مجازی طور پر کسی ولی کو ولد کہنا بھی جائز ہے۔

مولانا روم فرماتے ہیں:۔

اولیاء اطفالِ حق اندائے پسر
درحضور و غیبت آگاہ باخبر

(مثنوی دفتر سوم صفحہ ۱۳)

فرمانِ رسول اللہ ﷺ

خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے الخلق عیال الله فاحب الخلق الی الله من احسن الیٰ عیاله۔ (مشکوٰۃ باب الشفقۃ)

مخلوق اللہ کی عیال ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے عیال کے ساتھ احسان کرتا ہے۔ وہ خدا کا محبوب ترین بندہ ہے۔

حدیث قدسی:

ایک حدیث قدسی میں بھوکے ننگے اور پیاسے کی حاجت روائی کو خدا تعالیٰ کی حاجت روائی قرار دیا گیا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف باب عیادۃ المریض ۱۳۲ مطبوعہ مجتبائی)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے بائیبل کے محاورہ ''ابن'' اور ''ولد'' کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔

''دریں باب بلفظ شائع در ہر قوم تکلم واقعہ شد اگر لفظ ابناء بجائے محبوباں ذکر شدہ باشد چہ عجب؟

(الفور الکبیر صفحہ ۸)

یعنی قرآن مجید میں ہر قوم کے شائع شدہ محاورہ کے مطابق کلام ہوا ہے پس اگر محبوب کی بجائے لفظ ابن آجائے تو ہرگز جائے تعجب نہیں۔ پھر مولوی محمد رحمت اللہ صاحب مرحوم مہاجر مکی اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں۔

''فرزند عبارت از عیسیٰ علیہ السلام امت کہ نصاریٰ آنجناب راحقیقۃ ابن اللہ میدانند واہل اسلام ہمہ آنجناب را ابن اللہ بمعنی عزیز وبرگزیدہ خداے شمارند۔ (ازالۃ الاوہام) صفحہ ۲۵۰)

یعنی مسلمان مسیح کے لئے ابن اللہ اور بمعنی برگزیدہ سمجھتے ہیں جو مجاز ہے۔ اب اگر کوئی عقلمند اس مجاز اور استعارہ کو حقیقت پر محمول کرنا چاہے تو اس کی غلطی ہے۔ خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے اس قسم کے الفاظ محض مجازاً استعمال ہوتے ہیں۔

(د) یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہئے کہ ایک انسان یہ پسند کرے گا کہ اس کے بھائی ہوں بیٹے ہوں۔ ماموں ایک سے زیادہ ہوں، مگر کوئی انسان یہ سننے کی تاب نہیں رکھتا کہ اس کے باپ کئی ہیں بلکہ ہر بیٹا درحقیقت اپنے باپ کی نسبت سے قیام توحید پر کھڑا ہوتا ہے۔ اور وہ اس میں ثانویت کو فرض بھی نہیں کرسکتا۔ اسی طرح جب ایک انسان کامل موحد بن جاتا ہے تو گویا وہ مقام ولدیت پر آجاتا ہے۔ اس کی طرف آیت قرآنی فاذکروا الله کذکرکم اباء کم میں اشارہ ہے۔

اسی کی طرف حضرت مسیح موعود کے زیر بحث الہامات میں اشارہ ہے خود آپ فرماتے ہیں:۔

''خدا تعالیٰ میں فنا ہونے والے اطفال اللہ کہلاتے ہیں لیکن یہ نہیں کہ وہ خدا کے درحقیقت بیٹے ہیں کیونکہ یہ تو کلمہ کفر ہے اور خدا بیٹوں سے پاک ہے بلکہ اس لئے وہ استعارہ کے رنگ میں وہ خدا کے بیٹے کہلاتے ہیں کہ وہ بچہ کی طرح دلی جوش سے خدا کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ اسی مرتبہ کی طرف قرآن شریف میں اشارہ کر کے فرمایا گیا ہے فاذکر الله کذکرکم اباء کم اواشد ذکراً یعنی خدا کو ایسی محبت اور دلی جوش سے یاد کرو جیسا کہ بچہ اپنے باپ کو یاد کرتا ہے۔ اسی بناء پر ہر ایک قوم کی کتابوں میں اب یا پتا کے نام سے خدا کو پکارا گیا ہے اور خدا تعالیٰ کو استعارہ کے رنگ میں ماں سے بھی ایک مشابہت ہے اور وہ یہ کہ جیسے ماں اپنے پیٹ میں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے ایسا ہی خدا تعالیٰ کے پیارے بندے خدا کی محبت کی گود میں پرورش پاتے ہیں اور ایک گندی فطرت سے ایک پاک جسم انہیں ملتا ہے سو اولیاء کو جو جو صوفی اطفال حق کہتے ہیں یہ صرف ایک استعارہ ہے ورنہ خدا اطفال سے پاک اور لم یلد ولم یولد ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۴)

اس تصریح کی موجودگی میں اخفاء کا کوئی پہلو باقی نہیں رہتا۔ ملہم نے اپنے الہام کی تشریح خود بیان کردی۔

الہامات کے متعلق بانیٔ جماعت احمدیہ کی اپنی جماعت کو ہدایت

آپؑ نے اپنی جماعت کو ان الہامات کے بارہ میں جو ہدایت فرمائی ہے وہ حسب ذیل ہے صرف دو کو پیش کیا جاتا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں ''یادرہے خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے۔ نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ بیٹا ہے اور نہ کسی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں۔ لیکن یہ فقرہ (انت منی بمنزلة اولادی) اس جگہ قبیل مجاز اور استعارہ میں سے ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلعم کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا اور فرمایا: یدالله فوق ایدیهم ایسا ہی بجائے قل یا عبادالله کے قل یعبادی بھی کہا اور یہ بھی فرمایا فاذکروا الله کذکرکم اباء کم۔ پس اس خدا کے کلام کو ہوشیاری اور احتیاط سے پڑھو اور از قبیل متشابہات سمجھ کر ایمان لاؤ اور اس کی کیفیت میں دخل نہ دو۔ اور حقیقت حوالہ بخدا کرو اور یہ یقین رکھو کہ خدا اتخاذ ولد سے پاک ہے تاہم متشابہات کے رنگ میں بہت کچھ اس کے کلام میں پایا جاتا ہے۔ پس اس سے بچو کہ متشابہات کی پیروی کرو اور ہلاک ہو جاؤ اور میری نسبت بینات میں سے یہ الہام ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ انما الهکم اله واحد والخیر کله فی القرآن۔

(دافع البلاء صفحہ ۶۔۷)

کشتی نوح میں آپ فرماتے ہیں:۔

''وہ یقین کریں اُن کا قادر اور قیوم خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اس کا بیٹا وہ دُکھ اُٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے''

(صفحہ ۱۰)

فرمایا'' کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔'' (صفحہ ۱۹)

پس اس سے صاف پتہ لگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کا اعتقاد صرف یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے اس کا کوئی بیٹا نہیں۔ حضرت مرزا صاحب صرف اللہ کے محبوب اور برگزیدہ بندے ہیں۔ (باقی)

☆☆☆

بقیہ: حاصل مطالعہ از صفحہ 10

اس تقریر سے معلوم ہوا کہ اسلام کی حقیقت نہایت ہی اعلیٰ ہے اور کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہل اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود مع اس کی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدانہ کردیوے اور اپنی انانیت سے مع اس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اُٹھا کر اسی کی راہ میں نہ لگ جاوے۔ پس حقیقی طور پر اسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا کہ جب اس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفس امارّہ کا نقش ہستی مع اس کے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جائے اور پھر اس موت کے بعد محسن للہ ہونے کے نئی زندگی اس میں پیدا ہو جائے اور وہ ایسی پاک زندگی ہو جو اس میں بجز طاعت خالق اور ہمدردی مخلوق کے اور کچھ بھی نہ ہو۔

خالق کی طاعت اس طرح سے کہ اس کی عزت وجلال اور یگانگت ظاہر کرنے کے لئے بے عزتی اور ذلت قبول کرنے کیلئے مقصد ہو اور اس کی واحدانیت کا نام زندہ کرنے کیلئے ہزاروں موتوں کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو اور اس کی فرمانبرداری میں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو بخوشی خاطر کاٹ سکے اور اس کے احکام کی عظمت کا پیار اور اس کی رضاجوئی کی پیاس گناہ سے ایسی نفرت دلاوے کہ گویا وہ کھا جانے والی ایک آگ ہے یا ہلاک کرنے والی ایک زہر ہے یا بھسم کردینے والی ایک بجلی ہے جس سے اپنی تمام قوتوں کے ساتھ بھاگنا چاہئے۔ غرض اس کی مرضی ماننے کیلئے اپنے نفس کی سب مرضیات چھوڑ دے اور اس کے پیوند کیلئے جانکاہ زخموں سے مجروح ہونا قبول کرے اور اس کے تعلق کا ثبوت دینے کیلئے سب نفسانی تعلقات توڑ دے۔ اور خلق اللہ کی خدمت اس طرح سے کہ جس قدر خلقت کی حاجات ہیں اور جس قدر مختلف رجوہ اور طرف کی راہ سے قسام ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے ان تمام امور میں محض للہ اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود پر صادر ہوسکتی ہے ان کو نفع پہنچادے اور ہر ایک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے اور ان کی دنیا وآخرت کی اصلاح کیلئے زور لگاوے۔ (روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷ تا ۶۲)

آپ کے خطوط آپ کی رائے

مکرم ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دُعا ہے کہ آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔ الحمدللہ اس ماہ 20.5.11 کا خطبہ جمعہ جو معرفت الٰہی کے متعلق حضور انور نے ایم ٹی اے پر دیا ہے اللہ تعالیٰ کے نمائندے اور عاشق کامل مسیح موعودؑ نے جو فرمایا ہے اُس کا کوئی جواب نہیں۔ جبکہ الرسالہ جون ۲۰۱۱ء خصوصی شمارہ معرفت الٰہی مولانا وحید الدین خان صاحب صدر اسلامی مرکز نے بھی شائع کیا۔ مگر جو معرفت الٰہی حضرت مسیح موعودؑ نے بیان کی ہے وہ تائید الٰہی کے ساتھ ہے۔

میں طالب علم کے نظریہ سے یہ بات کہتا ہوں کہ اس جماعت کی مخالفت نہیں کرنی چاہئے بلکہ مرزا صاحب کا لٹریچر پڑھ کر اعتراض کا جواب دینا چاہئے جیسا کہ سابقہ شریف النفس احباب نے جماعت احمدیہ کی تعریف کی اور سچائی کو بیان کیا جبکہ موجودہ مولوی جھوٹی باتیں منسوب کرتے ہیں۔ حصول علم کا تقاضہ ہے کہ مخالفت نہ کر کے ان کے لٹریچر سے فائدہ اٹھایا جائے۔ تمام طالب علم مرزا صاحب کا لٹریچر پڑھ کر اسلام کا دفاع کریں اور اسلام کی تعلیم کو آگے پھیلائیں۔ (محمد رئیس صدیقی۔ کانپور)

وصایا : : منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 16900: میں رشاد کلاں ولد فلاح الدین عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ روزگار عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن 81, Rahan Street Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1992ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت ایک عدد مکان ہے جس کی قیمت ایک لاکھ پچاس ہزار امریکن ڈالر ہے۔ میرا گزارہ آمد از غیر معین اسرائیلی شیقل جدید ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاسر جلال عودہ   العبد: ارشاد   گواہ: فلاح الدین عودہ

وصیت نمبر 16901: میں عبدالکریم ولد محمود عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن 66, Kabeerian Street, Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.2.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک مکان کبیریم روڈ پر واقع ہے جس کی موجودہ قیمت ایک لاکھ امریکن ڈالر ہے۔ ایک عدد دوکان جس کی موجودہ قیمت ایک لاکھ ڈالر ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت 6000 اسرائیلی شیقل جدید ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاسر عبدالجلال   العبد: عبدالکریم   گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16902: میں بشریٰ زوجہ عبدالکریم محمود عودہ قوم احمدی مسلمان پیشہ مدرسہ عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن 66, Kabeerian Street, Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.2.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر 4500 اسرائیلی شیقل بذمہ خاوند ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 4300 اسرائیلی شیقل جدید ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاسر عبدالجلیل   الامۃ: بشریٰ   گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16903: میں محمود ولد حسن شنبور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 28 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن 22, Al Mahdi kababir , Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.5.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت 3000 اسرائیلی شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس عبدالجلیل   العبد: محمود   گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16904: میں یاسمین بنت محمد شبور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن 50, Kaberim Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.1.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 اسرائیلی شیقل ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس عبدالجلیل   الامۃ: یاسمین   گواہ: محمد شمس الدین

وصیت نمبر 16905: میں تجیہ زوجہ محمد زہدان (مرحوم) صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 68 سال پیدائشی احمدی ساکن 52, Ramam Street Kababer, Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.9.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 1500 اسرائیلی شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔   گواہ: یاس عبدالجلیل   الامۃ: صبیحۃ   گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16906: میں سھیلہ زوجہ حسن نجمی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن Eibilleen Aljaleel West صوبہ اسرائیل، بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.6.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 300 اسرائیلی شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس عبدالجلیل   الامۃ: سصیلہ   گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16907: میں عائشہ بنت عبدالکریم عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن 66, Kabeerian street, Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.1.06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 اسرائیلی شیقل ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالکریم عودہ   الامۃ: عائشہ   گواہ: بلال عبدالکریم عودہ

وصیت نمبر 16908: میں فاطمہ زوجہ صلاح الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن 81, Ranan Street Kababir Haifa Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.9.2004 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: سونا: انگوٹھی ایک عدد کڑے، چار عدد، ہار دو عدد، کل وزن 148 گرام کل قیمت 4500 اسرائیلی شیقل ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 1000 ماہانہ اسرائیلی شیقل ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس جلال عودہ   الامۃ: فاطمہ   گواہ: صلاح الدین عودہ

وصیت نمبر 16909: میں آمنہ زوجہ عبدالجلیل عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن 58, Kabeerim Street Haifa, Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.5.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 اسرائیلی شیقل ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس جلال عودہ   الامۃ: آمنہ   گواہ: عکرمہ

وصیت نمبر 16910: میں آمیمہ زوجہ عکرمہ حسن نجمی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن Eibillen West Jaul Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.4.06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک عدد سیٹ مشتمل ایک ہار، ایک کڑا، ایک انگوٹھی، قیمت 3000 اسرائیلی شیقل۔ ایک سیٹ مشتمل ایک ہار، ایک انگوٹھی ایک چوڑی قیمت 1500 شیقل۔ ایک سیٹ جس کی قیمت 1200 شیقل ہے۔ ایک سیٹ جس میں ایک کڑا، تین عدد انگوٹھیاں، دو چوڑیاں کل قیمت 1500 شیقل۔ کل میزان: سات ہزار دوصد اسرائیلی شیقل کے زیورات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش پانچ صد اسرائیلی شیقل ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس جلال عودہ   الامۃ: اُمیمہ   گواہ: عبدالحافظ

وصیت نمبر 16911: میں مجیدہ زوجہ حافظ عبدالجلیل عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن 58 Kabeerin Street, Haifa, Israeel بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.3.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: منقولہ جائیداد میں کنگن ایک عدد جس کی قیمت 2500 شیقل ہے۔ 500 امریکن ڈالر حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 200 اسرائیلی شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس

کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: یاس جلال عودہ الامۃ: منجیدہ گواہ: عبدالحافظ

وصیت نمبر 19069: میں بھجۃ بنت عبدالجواد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن 72, Kaberim, Haifa Israeel بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 1500 اسرائیلی شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالجواد الامۃ: بھجۃ گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 19070: میں فضل ولد یونس عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر ریٹائرڈ عمر 62 سال پیدائشی احمدی ساکن 82, Habeerim Street Haifa , Israeel بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 82 کبیریم سٹریٹ میں ایک مکان ہے جس کی قیمت دولاکھ پچاس ہزار اسرائیلی شیقل ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 6000 اسرائیلی شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یونس عودہ العبد: فضل گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 19071: میں کاملہ زوجہ نورالدین عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 59 سال پیدائشی احمدی ساکن 3 Rabwa Street, Hababir Haifa Israeel بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 اسرائیلی شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ الامۃ: کاملہ گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 19072: میں فخریہ زوجہ علی فواد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ روزگار عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن 74, Kabeerim Haifa Israeel بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.3.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: سونا ہار ایک عدد جس کی قیمت 3000 تین ہزار شیقل اسرائیلی ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 800 اسرائیلی شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: علی فواد الامۃ: فخریہ گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 19073: میں علاء زوجہ حسن نجمی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن 60, Ranan Ahmadiyya Muslim Street Haifa Kababie, Israeel بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.6.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 3800 اسرائیلی شیقل جدید ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ شمس الدین الامۃ: علاء گواہ: حسن نجمی

وصیت نمبر 19074: میں محمود ولد یاسین فواد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ روزگاری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن 74 Kabeerim Street Kababir Haifa Israeel بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.6.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از روزگار 4000 شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاسین فواد العبد: محمود گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 19075: میں شلیمہ زوجہ کمال عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 63 سال پیدائشی احمدی ساکن 10, Mahdi Street, Kababir Haifa Israeel بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زیورات سونے کے: کڑے دو عدد، ہار ایک عدد وغیرہ کل قیمت 4300 اسرائیلی شیقل ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 اسرائیلی شیقل ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمس الدین الامۃ: حلیمہ گواہ: کمال عودہ

وصیت نمبر 19076: میں ابراہیم ولد محمد شوبکی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ روزگار عمر 35 سال تاریخ بیعت 2004 ساکن sitnoon ainnl lovza jerusalem بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.2.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک چھوٹا مکان جس کی قیمت 50 ہزار شیقل ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 4000 شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد شوبکی العبد: ابراہیم گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 19077: میں عبدالمعطی ولد انیس خطاب صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن Chuda noda street no.1, kababir Haifa صوبہ اسرائیل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.10.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 3500 اسرائیلی شیقل ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: انیس خطاب العبد: عبدالمعطی گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 19077: میں فجر زوجہ تمیم ابودقہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال تاریخ بیعت 4-11-99 ساکن Madaba Street Amman Jorden بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.6.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 200 اسرائیلی شیقل ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: تمیم ابودقہ الامۃ: فجر گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16857: میں طٰہٰ محمد القزق ولد صالح محمد القزق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ عمر 87 سال تاریخ بیعت 1928 ساکن Abdur rahman Road Khufeefa Darulk Aman بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک عدد مکان موضع جبل التاج جس کی قیمت دولاکھ دینار ہے۔ موضع مادبا میں واقع کچھ زمین جس کی قیمت ایک لاکھ پچاس ہزار دینار ہے۔ زرقاء میں ایک مدرسہ کی عمارت ہے جس کی قیمت دولاکھ پچاس ہزار دینار ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس نقدی 39900 دینار ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ 10,000 دینار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مطیع طٰہٰ العبد: طٰہٰ محمد القزق گواہ: شمس الدین

وصیت نمبر 16858: میں جمیلہ ولد محمد عودہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 70 سال پیدائشی احمدی ساکن 66, Kabeerim Haifa Israeel بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.2.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 3500 اسرائیلی شیقل ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: یاس جلال الدین عودہ الامۃ: جمیلہ گواہ: شمس الدین

☆☆☆

مسل نمبر1213: میں داود احمد ننگلی ولد محمد اسمائیل صاحب ننگلی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ راجگیر عمر ۷ ۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد منوقلہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔۔ میرا گزارہ آمد از راجگیر ۳۰۰۰ سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد انور العبد: داود احمد ننگلی گواہ: جاوید اقبال چیمہ

مسل نمبر2412: میں محمد ابراہیم انصاری ولد حنیف میاں صاحب قوم مسلمان (انصاری) پیشہ دیوان گنج عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۲۳ مارچ ۱۹۹۶ء ساکن نیپال ڈاکخانہ دیوانگنج ضلع سُنسری صوبہ کوشی نیپال بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.09.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کے پاس کوئی جائیدا منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت .nc 4622 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر عالم العبد: محمد ابراہیم میاں گواہ: اکبر خان

مسل نمبر1532: میں آمنہ رحمان زوجہ سید فصیح الرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ گھریلو عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سونگرہ ڈاکخانہ سونگڑہ ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.10.2005 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیدا نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ۲۰۰ سو ریال ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر محمود الامتہ: آمنہ رحمان گواہ: مبشر احمد

مسل نمبر6428: میں ماہیرہ بی بی زوجہ نصروالدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال تاریخ بیعت ۱۹۹۴ء ساکن گڑپدہ ڈاکخانہ راوت پڑا ضلع بالاسور صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.11.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری جائیدا نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از 300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ فرقان احمد الامتہ: ماہرہ بی بی گواہ: ظہور الدین خان

مسل نمبر6429: میں رابیہ بیگم زوجہ ظہور الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن گڑپدا ڈاکخانہ راوت پاڑا ضلع بالاسور صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.12.2010 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از 300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ فرقان احمد الامتہ: رابیہ بی بی گواہ: ظہور الدین خان

مسل نمبر 6466: میں فصیح الدین شمش ولد حمید الدین شمش صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادااین ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.1.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائدا نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ 790 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وحید الدین شمس العبد: فصیح الدین شمش گواہ: رشید الدین پاشا

مسل نمبر 6469: میں امیرہ میڈکرہ زوجہ احمد بشیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدایشی احمدی ساکن مسقط ڈاکخانہ 130.pc.620 ضلع کالیکٹ (حال مسقط) صوبہ کیرلہ (مسقط) بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.01.2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد 269.0 گرام سونا ہے۔۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 40 ریال عمانی ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حمید الدین الامتہ: امیرہ میڈکرہ گواہ: علی احمد بشیر

مسل نمبر 6470: میں اے۔ پی۔ صالحہ صمد زوجہ ایم۔ اے صمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ مالی کڈاو ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.03.11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ غیر منقولہ جائیداد: ساڑھے ۶ سینٹ رہایشی مکان موجودہ قیمت 45 لاکھ روپے، میری اور میرے خاوند کا مشترکہ ہے آدھا حصہ میرا ساڑے بائیس لاکھ روپے ہے۔ منقولہ جائیداد: زیورات طلائی انگوٹھیاں پانچ عدد، انیس گرام بالیاں چار عدد 29 گرام چوڑیاں 15 عدد 190 گرام چین دو عدد 47 گرام لاکٹ دو عدد 13 گرام نیکلیس تین عدد 138 گرام کل 436 گرام موجودہ قیمت 8,17,500 روپے ہوگی حق مہر 32 گرام کی چوڑیاں وصول شدہ جو مذکورہ بالا زیورات میں شامل ہیں۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 2000 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی۔ احمد سعید الامتہ: اے۔ پی۔ صالحہ صمد گواہ: وی۔ پی۔ نشان احمد

مسل نمبر6471: میں وسیم احمد ایم۔ پی ولد ایم پی۔ عبد البشیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ سیلز مین عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ چیلا وور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.3.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 5000 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی۔ احمد۔ سعید العبد: وسیم احمد۔ ایم۔ پی گواہ: پی۔ اے محمد سلیم

مسل نمبر :2893 میں غلام محمد پڈر ولد عبد الرحمان پڈر صاحب قوم پڈر پیشہ زمینداری عمر 60 سال پیدایشی احمدی ساکن رشی نگر ڈاکخانہ رام نگر ضلع شوپیان صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23/11/2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ میرے پاس کنال زمین بصورت باغ ہے۔ میرا گزارہ آمد از زمین و باغ ایک لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ماہانہ 1500 سو روپے ہیں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد السلام راتھر العبد: غلام احمد پڈر گواہ: ریاض احمد رضوان

مسل نمبر4099: میں عبد السلام ولد بدر الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ دہری ریلیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.04.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: غیر منقولہ ایک عدد دکان ماہوار 2000 ہزار روپے آمد ملازمت سے آمد 1375 روپے کل آمد 3375 روپے ہے دکان دو بھائیوں میں مشترکہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت و تجارت 3375 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمود احمد پرویز العبد: عبد السلام گواہ: عبد الروف

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصی روڈ ربوہ پاکستان

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-220757
Tel. : (0091) 1872-221702
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 60 Thursday 23 June 2011 Issue No. 24

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

حضرت مسیح موعود علیہ السلام چودھوی صدی کے مجدد ہی نہیں ہیں بلکہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بھی ہیں آپؑ کا مقام مجدد سے بہت بالا ہے اور آپؑ کو ظلی نبوت کا درجہ ملا

پس اب مجددیت اس خاتم الخلفاء کے ظہور کے بعد اس کے ظل کے طور پر ہوگی اور حقیقی ظل خلیفہ ہے اور وہی تجدید دین کا کام کر رہا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 10 جون 2011 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ 27 مئی کے خطبہ میں میں نے قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے جماعت میں خلافت کے جاری نظام کی بات کی تھی اُس وقت میں مجددین کے حوالہ سے بھی کچھ بیان کرنا چاہتا تھا لیکن چونکہ وہ مضمون طوالت چاہتا تھا اس لئے اس بارہ میں آج بیان کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا کچھ عرصہ ہوا کہ وقف نو کلاس میں ایک بچے نے سوال کیا کہ کیا آئندہ مجدد آسکتے ہیں اس پر مجھے یہ خیال آیا کہ اس طرح کے سوال بعض گھروں میں پیدا ہوتے ہیں یا وہ لوگ جو جماعت کے بچوں اور نوجوانوں میں بے چینی پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ یہ سوال اُٹھاتے ہیں ۔ جماعت میں مختلف وقت میں رخنہ ڈالنے والوں کی طرف سے یہ سوال اُٹھائے گئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے وقت میں اس پر بڑی سیر حاصل بحث ہوئی ہے۔ بہرحال یہ ایسا معاملہ ہے کہ جس کو وقتاً فوقتاً اُٹھایا جاتا ہے۔ اور منافق طبع لوگوں کی یہ نیت رہی ہے کہ کسی طرح جماعت میں بے چینی پیدا کی جائے۔ خلافت اور مجددیت میں فرق کیا ہے؟ اس بارے میں عموماً ہوشیاری سے علم حاصل کرنے کیلئے بحث کی جاتی ہے۔ مگر بعد میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ مقصد کچھ اور رہوتا ہے۔ لیکن بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعودؑ سے وعدہ ہے کہ آپ کے بعد خلافت جاری رہے گی اور اس کیلئے وہ زبردست قدرت کا ہاتھ دکھائے گا ایسے فتنے جب بھی اُٹھے جماعت کی اکثریت نے اس کا ساتھ نہ دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر صدی میں تجدید دین کیلئے مجدد پیدا ہوتے رہیں گے اور حدیث میں جمع کے الفاظ ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اسے اپنے دعویٰ کی صداقت کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ اس بارہ میں چند حوالے پیش کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا نے اسلام کے متعلق چاہا کہ یہ باغ ہر وقت سرسبز رہے اس لئے اُس نے اس باغ کی ہر وقت آب پاشی کی۔ اگرچہ جاہل لوگوں نے مخالفت کی لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی سنت کو نہ چھوڑا۔ یہاں تک کہ آخری زمانہ میں جو ہدایت اور ضلالت کی جنگ ہے خدا تعالیٰ نے چودھویں صدی میں اپنے عہد کی تجدید فرمائی۔

اسی طرح حضور نے حضرت مسیح موعودؑ کا مندرجہ ذیل حوالہ پیش کیا۔ ’’خدا تعالیٰ نے زمانہ کی موجودہ حالت کو دیکھ کر اور زمین کو طرح طرح کے فسق اور معصیت اور گمراہی سے بھرا ہوا پا کر مجھے تبلیغ حق اور اصلاح کے لئے مامور فرمایا اور یہ زمانہ بھی ایسا تھا کہ اس دنیا کے لوگ تیرھویں صدی ہجری کو ختم کر کے چودھویں صدی کے سر پر پہنچ گئے تھے تب میں نے اس حکم کی پابندی سے عام لوگوں میں بذریعہ تحریری اشتہارات اور تقریروں کے یہ ندا کرنی شروع کی کہ اس صدی کے سر پر جو خدا کی طرف سے تجدید دین کیلئے آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں تا وہ ایمان جو زمین پر سے اُٹھ گیا ہے اُس کو دوبارہ قائم کروں‘‘

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۱۔۲)

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ چودھوی صدی کے مجدد ہی نہیں ہیں بلکہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بھی ہیں۔ آپ کا مقام مجدد سے بہت بالا ہے اور آپ کو ظلی نبوت کا درجہ ملا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اسلام میں مجدد آتے رہے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ نے مجددؑ ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے اور فرمایا کہ میرے علاوہ اور کسی کا دعویٰ چودھویں صدی کے مجدد کا نہیں ہے۔ بلکہ آپ مسیح موعود ہیں اور مسیح موعود کو نبوت کا درجہ ملا ہے۔ اس لئے آپ کامل مجدد ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب ’’لیکچر سیالکوٹ‘‘ میں فرمایا کہ یہ امام جو خدا کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اعزاز صرف ایک صدی کے مجدد ہونے کا نہیں ہے بلکہ آخری ہزار سال کے مجدد ہونے کا اعزاز ہے۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق ہر صدی میں مجدد آتے رہے ہیں اور آئندہ آسکتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظل کے طور پر اس کی واضح پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے ثم تکون خلافة على منهاج النبوة میں فرمائی ہے۔ پس اس پیشگوئی کے مطابق جو خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی تو یہی حقیقت میں تجدید دین کا کام کرنے والی ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آخری ہزار سال کے مجدد ہیں۔ آپ کے بعد خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوئی اور اب خلافت وہ کام کر رہی ہے جو تجدید دین کا کام ہے اور خلافت کے ذریعہ مجددین کا کام ہو رہا ہے۔ پس اگر کبھی دو صدیوں کے سنگم پر اللہ تعالیٰ چاہے تو مجدد کا مقام کسی خلیفہ کو دے سکتا ہے لیکن یہ بھی واضح ہو کہ ہر خلیفہ اپنے وقت میں مجدد ہوتا ہے کیونکہ وہ اس کام کو آگے بڑھا رہا ہوتا ہے جو نبی کا کام ہوتا ہے۔ مجدد کا مقام یہ ہے کہ بدعات کو مٹانے والا ہوتا ہے۔ تبلیغ اسلام کیلئے کام کرنے والا ہوتا ہے پس یہ کام تو خلافت احمدیہ کے تحت ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجددین کے متعلق عوام میں یہ غلطی پائی جاتی ہے کہ ایک ہی مجدد ساری دنیا کے لئے مبعوث ہوتا ہے اس لئے کہ ہندوستان میں ۱۳ صدیوں کے ۱۳ مجددین پر زور دیا جاتا ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ملکی اعتبار سے مجدد بھیجتا ہے اور لوگ اپنے مجدد کو ساری دنیا کیلئے جانتے ہیں۔

حضرت سید احمد بریلویؒ بھی مجدد تھے مگر ساری دنیا کیلئے نہ تھے صرف ہندوستان کیلئے مجدد تھے۔ عرب، ایران، افغانستان میں بھی صاحب وحی لوگ نظر آئے وہ بھی اپنی اپنی جگہ مجدد تھے اور یہ بھی اپنی جگہ مجدد تھے۔ فرق صرف یہ ہے کہ کوئی بڑا مجدد ہوتا ہے اور کوئی چھوٹا۔ ہندوستان میں آنے والے مجددین کی اہمیت اس لئے ہے کہ وہ اس ملک میں آئے جس میں مسیح موعود علیہ السلام نے آنا تھا اور وہ آپ کے لئے ارہاص کے طور پر تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے خلافت علی منہاج النبوۃ کو اہمیت دی ہے۔ مجددیت کو اس کی نسبت زیادہ اہمیت نہیں دی ہے۔ ہر صدی میں آنے والے مجدد کی حدیث کے ساتھ خلافت علی منہاج النبوۃ والی حدیث ملا کر پڑھیں تو واضح ہو جاتا ہے کہ مجدد آنے کی پیشگوئی آپ ﷺ نے سو سال گذرنے کے بعد کی ہے ۔ گویا یہ خلافت کے ختم ہونے اور بدعات کے داخل ہونے کی پیشگوئی بھی تھی۔ لیکن جب تک خلافت رہی مجدد کی ضرورت نہ تھی۔ اسی طرح جب عظیم الشان مجدد الف آخر اور مسیح موعود اور ظلی نبی کی خبر دی گئی تو اس کے بعد بھی خلافت علی منہاج النبوۃ کی خبر دی گئی۔ مجدد کی پیشگوئی اس وقت تک ہے جب تک مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور نہ ہو گیا۔ کیونکہ اس کے بعد تو خلافت علی منہاج النبوۃ ہے پس مجددیت اس خاتم الخلفاء کے ظہور کے بعد اس کے ظل کے طور پر ہوگی اور حقیقی ظل خلیفہ ہے۔ اور وہی تجدید دین کا کام کر رہا ہے۔ پس اس بحث میں پڑنے کی بجائے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے پر پختہ یقین رکھتے ہوئے آپ کے مشن کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اپنے آپ کو بھی اور اپنی نسلوں کو بھی بدعات سے بچانے کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں میں جو غلط تعلیم جاری ہو گئی ہے اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور خلافت نے دور کیا ہے۔ اس کام کو ہمیں آگے بڑھانا ہے۔ جو شخص اسلام کی خوبصورت تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے میں کوشاں ہوگا، حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام اور آپ کی خلافت کا سلطان نصیر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆